صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز چارشنبہ مورخہ 23 اکتوبر 2024ء بمطابق 19 ربیع الثانی 1446ہجری بعد از دوپہر چار بجکر تیرہ منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب مسند نشین، شرافت علی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِٱللَّهِ مِنَ ٱلشَّيۡطَـٰنِ ٱلرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

وَاذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمِيْثَاقَهُ الَّذِيْ وَاثَقَكُمْ بِهٖ ۙ اِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۡ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِO يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ لِلّٰهِ شُهَدَاۗءَ بِالْقِسْطِ ۡ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓي اَلَّا تَعْدِلُوْا ۭ اِعْدِلُوْا ۣ هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ۡ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ O اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَO وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ۔

(ترجمہ): اللہ نے تم کو جو نعمت عطا کی ہے اس کا خیال رکھو اور اس پختہ عہد وپیمان کو نہ بھولو جو اس نے تم سے لیا ہے، یعنی تمہارا یہ قول کہ، "ہم نے سنا اور اطاعت قبول کی" اللہ سے ڈرو، اللہ دلوں کے راز تک جانتا ہے۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ کی خاطر راستی پر قائم رہنے والے اور انصاف کی گواہی دینے والے بنو کسی گروہ کی دشمنی تم کو اتنا مشتعل نہ کر دے کہ انصاف سے پھر جاؤ، عدل کرو، یہ خدا ترسی سے زیادہ مناسبت رکھتا ہے اللہ سے ڈر کر کام کرتے رہو، جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے پوری طرح باخبر ہے۔ جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کریں، اللہ نے ان سے وعدہ کیا ہے کہ ان کی خطاؤں سے درگزر کیا جائے گا اور انہیں بڑا اجر ملے گا۔ وآخِرُ الدَعۡوَانا أَنِ ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَـٰلَمِينَ۔

جناب مسند نشین: جزاک اللہ۔ جی لائق محمد خان صاحب۔

جناب لائق محمد خان: جناب سپیکر، چند دن پہلے ہم نے کمپلینٹ کی تھی، اس دن سے لے کر ابھی تک ایم پی ایز ہاسٹل میں پانی نہیں ہے، یہ کہیں اس طرح تو نہیں ہو گیا کہ چھبیسویں ترمیم میں یہ ہمارا وہ بھی اس میں آگیا کہ ہاسٹل کا پانی بند کر دیں۔ جناب سپیکر، آپ یقین کریں کہ جب میں کل شام کے وقت کمرے سے باہر نکلا تو میرے سمیت ایم پی ایز صاحبان جو ہیں وہ بھی اپنے اپنے بیگز اٹھا کر جا رہے تھے جس طرح سکول کی چھٹی ہوئی ہو، تو اگر ہمیں اپنے حلقے کے لوگوں نے علاقے میں پانی فراہم کرنے کے لئے بھیجا ہوا ہے کہ آپ ہمیں پانی دیں اور اگر ہمارے ایم پی ایز ہاسٹل میں خود پانی نہ ہو اور ابھی تک بھی پانی نہیں ہے تو آپ بتائیں کہ ہم کس طرح وقت گزاریں گے؟ ایک بات۔ دوسری گزارش یہ ہے کہ اسمبلی کی طرف سے جناب، مجھے تین سٹینڈنگ کمیٹیوں میں ممبر منتخب کیا گیا تھا، میں نے ان تینوں سے Resign دے دیا ہے کہ میں ذاتی مصروفیات کی وجہ سے وہ Attend نہیں کر سکتا، مجھے بار بار لیٹرز آ رہے ہیں کہ آپ پلیز میٹنگ Attend کریں، چیئرمین نے لیٹر لکھا ہے کہ آپ کمیٹی میں آئیں، تو جناب سپیکر، میں کسی صورت میں بھی کمیٹی میں نہیں جا سکتا، میں ذاتی طور پہ مصروف ہوں، اگر ایک آدمی کمیٹی میں کم ہوتا ہے اور کمیٹی کا وہ کورم پورا نہیں ہوتا تو کسی اور کو کمیٹی میں لے لیں، تو آپ مہربانی کر کے میرا نام اس میں سے کاٹ دیں اور یہ پانی والا بندوبست جو ہے وہ Kindly کر دیں، اگر نہیں ہو سکتا تو پھر ہم جائیں شہباز شریف کے پاس یا نواز شریف کے پاس کہ امنڈمنٹ میں سے اس کو نکال دیں۔ شکریہ جی۔

جناب مسند نشین: لائق محمد خان صاحب، یہ ہاسٹل کا جو ہے یہ سپیکر صاحب کے پاس ہے، تو ہم یہ سپیکر صاحب کے نوٹس میں لاتے ہیں اور وہ اس میں وہ کر دیں گے اور آپ کی یہ دونوں باتیں جو ہیں، یہ میرے خیال میں سپیکر صاحب کے ساتھ Related ہیں تو سپیکر صاحب کے نوٹس میں لاتے ہیں، (مداخلت) ہاں، یہ ان کا دوست بھی ہے۔

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب مسند نشین: اچھا 'کوئسچنز آور': کوئسچن نمبر 459، محترمہ ریحانہ اسماعیل صاحبہ۔

* 459 _ محترمہ ریحانہ اسماعیل: کیا وزیر لیبر از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومت نے مختلف شعبوں میں کام کرنے والے ملازمین مزدوروں کی ماہانہ کم سے کم تنخواہ مقرر کی ہوئی ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ کے پاس صوبے کے تمام شعبوں میں کام کرنے والوں کو مقرر اجرت یا اس سے زیادہ دینے والے اداروں / فرمز کی تفصیل موجود ہوتی ہے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت کے پاس تمام پرائیویٹ اداروں، فرمز اور صنعتوں میں کام کرنے والے ملازمین / مزدوروں / سیکیورٹی گارڈز وغیرہ کے اعداد و شمار بھی موجود ہوتے ہیں؛

(د) آیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ ہذا حکومت کی مقرر کردہ اجرت سے کم اجرت دینے والے اداروں / فرمز / صنعتوں کے خلاف انضباطی / قانونی کارروائی کرتا ہے؛

(ذ) اگر (الف) تا (د) کے جوابات اثبات میں ہوں تو 2022 سے تا حال کم اجرت دینے پر جن اداروں / فرمز کے خلاف قانونی کارروائی کی ہے، ان کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب فضل شکور خان (وزیر محنت): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے، محکمہ محنت نے کم از کم اجرت کا نوٹی فکیشن 4 ستمبر 2024 کو جاری کیا ہے۔

(ب) نہیں، یہ درست نہیں۔ محکمہ کے پاس صرف ان اداروں کی تفصیل ہوتی ہے جو لیبر قوانین کے دائرہ کار میں آتے ہوں اور جن کی انسپکشن کی جاتی ہے، انسپکشن کے دوران انسپکٹر ضروری ریکارڈ طلب کرتا ہے اور عدم تعاون یا انکار کی صورت میں چالان کرتا ہے۔

(ج) جی ہاں، ادارہ سماجی تحفظ خیبر پختونخوا میں رجسٹرڈ ورکرز اور ان کے زیر کفالت افراد کی تعداد تقریباً 88000 ہزار ہے۔

(د) جی ہاں۔

(ذ) محکمہ محنت کے انسپکٹرز نے سال 2022 سے تا حال بہت سے اداروں کے معائنے کئے اور خلاف ورزی کرنے والے اداروں کے خلاف قانونی کارروائی کی جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

اسی عرصہ میں 60577 انسپکشنز کئے گئے، خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف 14882 چالان عدالت میں جمع ہوئے۔ عدالتوں نے 11271 چالان پر فیصلہ سناتے ہوئے 53.76 ملین روپے جرمانہ عائد کیا ہے۔

محترمہ ریحانہ اسماعیل: شکریہ جناب سپیکر، آپ کو اس کرسی پہ دیکھ کر بڑی خوشی ہوئی۔

جناب مسند نشین: شکریہ میڈم۔

محترمہ ریحانہ اسماعیل: آپ کی شرافت کو دیکھ کر میں اپنے کوئسچن سے مطمئن ہوں، میں آج نہیں کرتی۔

جناب مسند نشین: تھینک یو میڈم۔ کوئسچن نمبر 481 محترمہ ثوبیہ شاہد صاحبہ۔

* 481 _ محترمہ ثوبیہ شاہد: کیا وزیر محکمہ جنگلات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سال 2018 سے ستمبر 2024 تک محکمہ میں بھرتیاں ہوئی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو آیا ان بھرتیوں میں اقلیتوں، خواتین، معذوروں کے لئے کوٹہ موجود تھا، اگر کوٹہ موجود تھا تو کتنا تھا اور اس پر پوری طرح عمل درآمد ہوا ہے یا نہیں اور کتنی سیٹیں تا حال خالی ہیں؟ مذکورہ عرصے کے دوران تمام بھرتی شدہ افراد کی لسٹیں بمعہ نام، عہدہ اور پتہ فراہم کی جائیں، نیز اقلیت، خواتین اور معذور جو کوٹے پر بھرتی ہوئے ہیں۔ ان کی الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب مصور خان (معاون خصوصی موسمیاتی تبدیلی، جنگلات، ماحولیات اور جنگلی حیات): (الف) جی ہاں، محکمہ ماحولیات خیبر پختونخوا کی جانب سے سال 2018 سے ستمبر 2024 تک محکمہ میں مختلف قسم کی بھرتیاں کی گئی ہیں۔

(ب) جی ہاں، یہ درست ہے کہ مختلف کیڈرز میں ان بھرتیوں میں اقلیتی، خواتین اور معذور کوٹہ موجود تھا جس پر پوری طرح عمل درآمد کیا گیا ہے، اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

Pakistan Forest Institute (PFI)

S. No.	Quota	No of seats reserved	No of appointment made	Vacant
1	Women Quota	11	09	02
2	Minority Quota	05	04	01
3	Disable	01	01	
Total		17	14	03

Environmental Protection Agency (EPA)

S. No.	Quota	No of seats reserved	No of appointment made	Vacant
1	Women Quota	03	01	02
2	Minority Quota	08	02	06
3	Disable	01		01
Total		12	3	09

Forest Department

S. No.	Quota	No of seats reserved	No of appointment made	Vacant
1	Women Quota	53*	25	28
2	Minority Quota	155	39	116
3	Disable	14	05	09
Total		222	69	153

Note: Out of 53 post meant for female staff 07 posts have since been reserved for female candidates in the cadre of SDFO till final decision of the CPLA in the Supreme Court of Pakistan already filed by the Department

Wildlife Department

S. No.	Quota	No of seats reserved	No of appointment made	Vacant
1	Women	17	03	14

	Quota			
2	Minority Quota	64	33	38
3	Disable	03	02	01
Total		84	38	53

محترمہ ثوبیہ شاہد: شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں نے کوئسچن کیا تھا محکمہ جنگلات پہ، کہ محکمہ ماحولیات سے خیبر پختونخوا کی جانب سے 2018 سے ستمبر 2024 تک محکمہ میں مختلف قسم کی بھرتیاں کی گئی ہیں؟ جناب سپیکر، جواب درست میں آیا کہ بھرتیاں ہوئی ہیں۔ پھر میں نے سوال کیا ہے کہ جی ہاں، یہ درست ہے کہ مختلف کیڈرز میں ان کی بھرتیوں میں اقلیت، خواتین اور معذور کوٹہ موجود تھا جس پر پوری طرح عمل درآمد کیا گیا ہے، اس کی تفصیل درج ذیل ہے اور اس کی تفصیل دے دیں لیکن جناب سپیکر صاحب، مکمل تفصیل نہیں دی گئی لیکن یہ جواب میں دیا گیا ہے کہ ہر کوٹے میں۔۔۔۔

جناب مسند نشین: ثوبیہ بی بی، آپ کے کوئسچن کا جواب آ گیا ہے، اب آپ سپلیمنٹری کوئسچن کریں کہ منسٹر صاحب آپ کو اس کا جواب دے دیں۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: نہیں سپیکر صاحب، سپلیمنٹری کوئسچن نہیں ہے، میں آپ کو Simple پھر بتاؤں گی کہ اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ اس میں ابھی تک Fifty three جو لیڈیز کا کوٹہ ہے، وہ ابھی تک خالی ہے اور پھر یہ وائلڈ لائف میں بھی بتایا گیا ہے کہ Fifty three سیٹیں خواتین کی اور اقلیتوں کی خالی ہیں، تو جناب سپیکر صاحب، پھر میں نے ان سے جز (ب) میں نے یہ پوچھا ہے کہ جو بھرتیاں کی گئی ہیں، ان کی تفصیل اور ان کی ڈیٹیل کہ جس جس کو بھرتی کیا گیا ہے، وہ کس کس Qualification پہ کیا ہے؟ ان سب کی ڈیٹیل دیں لیکن اس کا کوئی جواب ہی مجھے نہیں دیا گیا۔ میں منسٹر صاحب سے ابھی یہی ریکویسٹ کر رہی تھی کہ ہماری سٹینڈنگ کمیٹیاں بن چکی ہیں اور وہ فنکشنل ہیں، تو اس کو بھی بزنس کی ضرورت ہے تاکہ ہم اس فورم پہ بیٹھ جائیں اور اس پہ ڈیپارٹمنٹ سے پوچھیں کیونکہ منسٹر صاحب تو ابھی نئے ہیں، دو تین دن ہوئے ہیں یا ہفتہ ہوا ہے کہ آیا ہے، تاکہ ہم ڈیپارٹمنٹ سے پوچھ لیں کہ یہ بے قاعدگیاں کیوں ہیں اور اس کا جواب ہمیں ڈیپارٹمنٹ کیوں نہیں دے رہا؟ اور اتنی سیٹیں اگر خالی ہیں تو ہماری اتنی بہنیں ابھی تک بے روزگار ہیں، پڑھائیاں کرتی ہیں، تو ان کے لئے یہ سیٹیں کیوں ایڈورٹائزمنٹ پہ نہیں آتیں؟ تھینک یو۔

Mr. Chairman: Special Assistant for Forest, please.

جناب مصور خان (معاون خصوصی موسمیاتی تبدیلی، جنگلات، ماحولیات اور جنگلی حیات): شکریہ جناب صاحب، میڈم نے جو سوال کیا ہے، اس کا جواب ہم نے Already سسٹم میں بھی جمع کیا اور Already میڈم کے پاس بھی موجود ہے لیکن اس میں جو ہماری ابھی ایک جو Vacant position ہے جس میں اس نے خواتین کے کوٹے کا ذکر کیا تھا اور مینارٹی کا اور Disable کا، تو اس میں ہمارے پاس گیارہ سیٹیں تھیں اور نو (9) سیٹوں پر ہم نے Already لوگوں کو بھرتی کیا ہے اور اب دو اس میں باقی ہیں اور اس میں جو دوسرا مینارٹی کا ہے، تو مینارٹی کی اس میں پانچ سیٹیں ہیں جن میں چار لوگ بھرتی کئے ہیں اور ایک سیٹ خالی پڑا ہوا ہے۔ اس طرح Disable

کا بھی ایک کوٹہ تھا اور ایک اس میں Already ہم نے Fill کی ہے۔ جناب سپیکر صاحب، ڈیپارٹمنٹ نے پوری ڈیٹیل کے ساتھ جواب بھی دیا اور میڈم کے ساتھ ہم نے ابھی بات بھی کی ہے کہ اس میں ہمارے پاس جو Vacant positions ہیں، وہ پورے ڈیپارٹمنٹ میں ہمارے ساتھ تقریباً تین سو پینتیس (335) سیٹیں تھیں ٹوٹل، اب اس میں ہم نے ایک سو چوبیس (124) سیٹیں Fill کی ہیں اور دو سو اٹھارہ (218) باقی ہیں اور دو سو اٹھارہ (218) سیٹیں جو باقی ہیں، ان میں ابھی آپ سب کو پتہ ہے جناب سپیکر صاحب، کہ اس میں فنانس سے Approval لیتے ہیں اور یہ بھی ہم ان شاء اللہ اسی طریقے سے ان کو Fill کریں گے اور میڈم کا اگر کوئی ایشو ہے تو ہم اس کے ساتھ بیٹھ جائیں گے اور اس کا مسئلہ حل کر دیں گے لیکن Already پوری ڈیٹیل اس میں موجود ہے۔

<u>جناب مسند نشین:</u> جی، ثوبیہ شاہد صاحبہ۔

<u>محترمہ ثوبیہ شاہد:</u> سپیکر صاحب، میں نے تو پہلے بتا دیا کہ منسٹر صاحب اپنا Mind بنا چکے ہیں اور ان کو لکھ کر دیا گیا ہے ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے، لیکن میں ریکویسٹ کرتی ہوں کہ اگر آپ لوگ کام کرنا چاہتے ہیں، اگر آپ لوگ بیٹھنا چاہتے ہیں اس فورم پر، ڈیپارٹمنٹ ہمارے سامنے ہو اور وہ اچھے طریقے سے ہمارے کوسچن کا جواب دے دے اور بتائے کہ یہ ابھی تک کتنے سال ہوئے ہیں؟ 2018 سے لے کر ابھی تک اتنی عورتوں کو، ان لوگوں کو یعنی مینارٹی کو، Disable کو ابھی تک کیوں ان کا حق نہیں دیا گیا؟ جو آپ بتا رہے ہیں Altogether Three hundred four (304) figures بتا رہے ہیں، تو یہاں ہماری کتنی بے روزگاری ہے، تو اس سال یا یہ چار پانچ سال میں آپ دیکھیں ہمارے ملک سے کتنے لوگ باہر چلے گئے ہیں؟ تو صرف میں منسٹر صاحب سے یہ کہتی ہوں، یہ ریکویسٹ کرتی ہوں کہ اس کو کمیٹی میں بھیج دیں، کمیٹی میں آپ بھی بیٹھ جائیں گے، ہم بھی ہوں گے، سیکرٹری صاحب بھی ہوں گے، اگر وہ ہمیں ادھر مطمئن کر سکیں تو بات ختم ہو جائے گی لیکن ایک فورم کے اوپر ہو گا اور ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ ہماری ایک Proper بات ہو گی۔

<u>جناب مسند نشین:</u> بی بی، اس میں Reserved seats پر اور مینارٹی کی سیٹوں پر سب پہ بھرتیاں ہو چکی ہیں، جواب میں آپ کو لکھ کر دیا گیا ہے، اگر باقی کوئی ایشو ہو تو آپ منسٹر صاحب کے ساتھ بیٹھ جائیں، یہ آپ کو مطمئن بھی کرے گا اور اگر دوبارہ پھر آپ کو کوئی ایشو ہوا تو آپ فریش کوسچن لے کر آئیں اور منسٹر صاحب کو پھر آپ سے جو مدد ہو سکے گی، منسٹر صاحب آپ کے ساتھ مدد کرے گا، ان شاء اللہ۔

<u>معاون خصوصی موسمیاتی تبدیلی، جنگلات، ماحولیات اور جنگلی حیات:</u> سپیکر صاحب، اس میں میں نے میڈم کو Already بتایا بھی ہے کہ یہ ہمارے ساتھ بیٹھ جائے گی، اگر مطمئن ہوئی تو ٹھیک ہے، اگر نہیں ہوئی تو پھر ہم کمیٹی میں ریفر کر دیں گے۔

<u>جناب مسند نشین:</u> جی، ثوبیہ شاہد صاحبہ۔

<u>محترمہ ثوبیہ شاہد:</u> تھینک یو جناب سپیکر صاحب، مذکورہ عرصے کے دوران تمام بھرتی شدہ افراد کی لسٹیں بمعہ نام، عہدہ اور پتہ فراہم کی جائیں، نیز اقلیت، خواتین اور معذور جو کوٹے پر بھرتی ہوئے ہیں، ان کی الگ الگ تفصیل فراہم

کی جائے؟لیکن اس میں تو مجھے جز(ب) کا جواب ہی آپ کے ڈیپارٹمنٹ نے نہیں دیا تو آپ کیا چاہتے ہیں کہ میں اس کے اوپر پریولج لے آؤں آپ کے ڈیپارٹمنٹ پہ کہ نہیں؟یا اپنے ہی ڈیپارٹمنٹ کی کمیٹی میں اس کو بھیجواکر سٹینڈنگ کمیٹی کے چیئرمین کے ساتھ ہم بیٹھ کر اس مسئلے کا حل نکالیں گے ،اس میں ان کے دل میں کیا چوری تھی جس نے مجھے لسٹیں نہیں دی ہیں،اس کے دل میں کیا چوری تھی کہ ان لوگوں نے نہیں دیں؟

<u>جناب مسند نشین:</u> بی بی، Excuse me یہ جتنی بھی پوسٹیں ہیں وہ پر ہو گئی ہیں، باقی جو Fifty three سیٹیں ہیں وہ لوگ میں کورٹ چلے گئے ہیں اور ان کا کورٹ میں کیس چل رہا ہے، تو آپ بیٹھ جائیں، سارے معاملے کو ایک دفعہ دیکھ لیں، یہ کورٹ کا ایشو بھی دیکھ لیں کہ اس میں کیا چل رہا ہے،آپ اور منسٹر صاحب ایک ٹائم مقرر کر دیں اور آپس میں بیٹھ جائیں تو آپ کے سامنے سب کچھ آ جائے گا، تو پھر اگر کوئی ایشو ہوا تو پھر ہم اس کو بھیج دیں گے۔ خیر فریش کوسچن لے آئیں تو پھر ہم ادھر کمیٹی میں بھیج دیں گے۔بی بی! Next Question لیتے ہیں۔

<u>محترمہ ثوبیہ شاہد:</u> سپیکر صاحب، منسٹر صاحب کیوں ڈر رہے ہیں؟اگر میں یہ کوسچن لے کر آئی ہوں تو کسی ثبوت کی بناء پہ لے آئی ہوں،اس کو آپ کیوں Under table میرے ساتھ بات کروانا چاہتے ہیں، کمیٹی کے اندر بات کریں ناں،کیوں Under table میں بات کروں۔

<u>جناب مسند نشین:</u> بی بی، مجھ پر رحم کریں،پہلی دفعہ اس کرسی پر بیٹھا ہوں،اگر آپ اسی طرح مجھ سے کرتے ہو،تو میں بھاگ جاؤں گا ادھر سے،آرام سے مجھے کرنے دیں،یہ تھوڑا وقت ہے گزر جائے گا۔ تھینک یو میڈم۔

<u>محترمہ ثوبیہ شاہد:</u> جناب سپیکر صاحب، میں صرف یہ کہہ رہی ہوں کہ جز(ب) کا مجھے بالکل جواب ہی نہیں دیا ڈیپارٹمنٹ نے، پھر یا تو میں پریولج لے آؤں گی اس Floor کے اوپر، اس ڈیپارٹمنٹ کے اوپر کہ کیوں نہیں دیا؟اگر نہیں دیا۔۔۔

<u>جناب مسند نشین:</u> ابھی بی بی!آپ کیا چاہتی ہیں؟ مجھے سمجھ نہیں۔

<u>محترمہ ثوبیہ شاہد:</u> میں صرف کمیٹی میں بھیجوانا چاہتی ہوں کہ سٹینڈنگ کمیٹی میں چلا جائے۔

<u>جناب مسند نشین:</u> تو کمیٹی میں تو آپ زبردستی نہیں بھیج سکتے ہیں ناں۔

<u>محترمہ ثوبیہ شاہد:</u> یہ منسٹر صاحب کیوں اس سے ڈر رہے ہیں؟

<u>جناب مسند نشین:</u> مجھے یہاں پر ووٹنگ کرنا پڑے گی۔

<u>محترمہ ثوبیہ شاہد:</u> ڈر کیوں رہے ہیں؟ کمیٹی میں اس کا کچھ کریں گے، کمیٹی میں بھیج دیں۔

<u>جناب مسند نشین:</u> اچھا ہاؤس کو Put کرتا ہوں۔

Is it the desire of the House that the Question No. 481 may be referred to the Standing Committee concerned? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was defeated)

<u>Mr. Chairman:</u> The 'Noes' have it. The motion is defeated.

ما نه په قلاره نه کښېنيږې نو۔ Next Question No. 483, Ms. Sobia Shahid

* 483 محترمہ ثوبیہ شاہد: کیاوزیر معدنیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ :

(الف) آیایہ درست ہے کہ آبادی کے قریب لیز کی الاٹمنٹ قانون کے مطابق نہیں دی جاسکتی ہے ؛

(ب) آیایہ بھی درست ہے کہ گاؤں ترہانہ ایبٹ آباد میں MDW/AD/ML/ Dolomite/(10)2007 (10) کے تحت لیز کو ٹھیکیدار کو الاٹ کیا گیا ہے ؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ بالا لیز کو کس قانون کے تحت الاٹ کیا گیا ہے، تفصیل فراہم کریں؟

جناب علی امین خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) محکمہ معدنیات لیز کی الاٹمنٹ قانون کے مطابق کرتا ہے اور خیبر پختونخوا مائنز اینڈ منرلز ایکٹ 2017 کے سیکشن 35 کے تحت معدنیات کی تلاش اور کان کنی کو آبادی سے محفوظ فاصلے پر رکھنے کیلئے مخصوص پابندیاں عائد کی گئی ہیں جن میں شہری علاقوں میں 500 میٹر اور دیہی علاقوں میں 300 میٹر کے فاصلے کے اندر آبادی کے قریب معدنیات کی تلاش، کھدائی یا کوئی اور کارروائی نہیں کی جاسکتی۔

(ب) جی ہاں، یہ درست ہے کہ فائل نمبر MDW/AD/ML/Dolomite/(10)2007 کے تحت لیز ہولڈر اورنگزیب خان کو 18 اگست 2006 کو ضلع ایبٹ آباد کے گاؤں ترہانہ کے قریب 196 ایکڑ رقبے پر ڈولومائٹ کیلئے پراسپیکٹنگ لائسنس جاری کیا گیا تھا اور ورک آرڈر مورخہ 13 اکتوبر 2006 کو جاری ہوا۔

(ج) محکمہ معدنیات پہلے Mining Cancelation Rules, 2005 کے تحت لیز کی الاٹمنٹ کرتا تھا اور اب خیبر پختونخواہ مائنز اینڈ منرلز ایکٹ 2017 اور موجودہ قوانین کے تحت الاٹمنٹ کرتا ہے۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: تھینک یو جناب سپیکر صاحب، آج آپ کا پہلا دن ہے اور بدقسمتی سے میں ہوں تو میں کیا کر سکتی ہوں؟ اگر آپ اسی طرح ووٹنگ سے کرتے ہیں تو میں اپنے یہ سارے کوئسچنز واپس لے لیتی ہوں کیونکہ میرے بولنے سے فائدہ ہی نہیں ہے کہ میں کسی کوئسچن کے اوپر ڈیبیٹ کروں کیونکہ آپ لوگوں نے سٹینڈنگ کمیٹی ادھر بنائی ہے، میرے خیال سے مفت میں آپ لوگ جانا ہی نہیں چاہتے، آپ لوگ سٹینڈنگ کمیٹیوں سے کام ہی لینا نہیں چاہتے، تو میں چاروں باقی جو میرے تین کوئسچنز ہیں، احتجاجاً میں ان کو Withdraw کرتی ہوں کیونکہ میں آپ لوگوں کے ساتھ کیوں الجھوں؟ جو آپ Fact پہ آتے نہیں ہیں، اس کو بھیجواتے نہیں ہیں، اپنی طاقت بتادیں گے کہ ہمارے صوبے کے لوگوں نے آپ لوگوں کو ووٹ دیا ہے تو آپ ان کے حق کے لئے کام ہی نہیں کریں گے، آپ لوگ اس پہ آ ہی نہیں رہے کہ کام کریں، کام کرنا ہی نہیں چاہتے، گھر پہ بیٹھ جائیں، سٹینڈنگ کمیٹیاں چلا ہی نہیں سکتے، آپ لوگ چلا ہی نہیں رہے تو پھر کیا کرنا ہے آپ لوگوں نے، آپ تو بس کہتے ہیں کہ ہم بیٹھ جائیں گے اور ٹیبل پہ بات کر لیں گے، آپ لوگ تو اسمبلی کا بزنس ہی نہیں کرنا چاہتے، تو کوئسچن کا بولنا اور یہ پروسیجر ختم کریں ان چیزوں کو، آپ لوگ کام ہی نہیں کرنا چاہتے، جب کام نہیں کرنا چاہتے تو کوئسچنز آور ضائع کیوں کر رہے ہو؟ ہمارے

پولیس بھائی کھڑے ہیں، ہمارے بیوروکریٹس بھائی آئے ہوئے ہیں لیکن آپ لوگوں کو تو بس وہی لکھا ہوا آپ کو مل جاتا ہے ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے، اور منسٹر وہی پڑھا دیتے ہیں، ان کو خود بھی نہیں پتہ کہ وہ کیا کہہ رہے ہیں؟

<u>جناب مسند نشین</u>: بی بی، آپ تو سینیئر پارلیمنٹیرین ہیں، آپ کو پتہ ہے کہ اسمبلی کس طرح چلتی ہے؟ تو ایک طریقہ کار ہوتا ہے، آپ اس طریقہ کار سے آئیں، اگر میں ادھر بیٹھا ہوں اور آپ زبردستی مجھ سے بھیجوانا چاہ رہی ہو کمیٹی میں، تو وہ تو منسٹر صاحب کہیں گے اور پھر آپ کی ووٹنگ ہو گی، یہ طریقہ مجھے آتا ہے، باقی تو مجھے پتہ نہیں کہ کس طرح بھیج دوں؟ اگر میری کوئی زبردستی وہ ہے تو آپ مجھے بتادیں، پھر میں بھیج دیتا ہوں، اب آپ آرام سے بیٹھیں۔

<u>محترمہ ثوبیہ شاہد</u>: یہ جو منرل کے کوئسچنز ہیں، یہ چیف منسٹر کے ساتھ ہیں، تو اس کا تو کوئی جواب مل ہی نہیں سکتا، آپ لوگوں سے جو میں نے کیا ہے، ٹھیک ہے اس کا تو منسٹر ہی نہیں ہے۔

<u>جناب مسند نشین</u>: تو آپ کو جواب دیں گے، بی بی! جوابات آپ کو ملیں گے، منسٹرز بیٹھے ہوئے ہیں، سینیئر پارلیمنٹیرین بیٹھے ہوئے ہیں حکومتی بینچوں پہ، تو وہ آپ کو جواب دے دیں گے۔

<u>محترمہ ثوبیہ شاہد</u>: کیا وہ منسٹر مجھے جواب دیں گے؟ جن بیچاروں کے پاس ڈیپارٹمنٹ ہی نہیں ہے وہ ڈیپارٹمنٹ تو سی ایم کے پاس ہے، تو وہ کہاں سے جواب دیں گے؟ اور آپ کہتے ہیں کہ آپ سوال کریں۔

<u>Mr. Chairman:</u> Question No. 485, Ms. Sobia Shahid Sahiba.

کنڈی صاحب، انہوں نے کوئسچن نمبر 485 کو Withdraw کیا ہے تو سر، اس پر بات ہوئی ہے۔

<u>محترمہ ثوبیہ شاہد</u>: سپیکر صاحب، اب میں آپ کو یہ کہہ رہی تھی کہ میں اب 483 لے آئی ہوں۔

<u>جناب مسند نشین</u>: پہ 483 باندې خبره ده؟ میڈم، ابھی آپ نے بات کی ہے ناں۔

<u>محترمہ ثوبیہ شاہد</u>: سپیکر صاحب، میں نے کونسی بات کی ہے، آپ میرے خیال سے اسمبلی بزنس نہیں کرنا چاہتے تو Adjourn کریں، میں کورم کی نشاندہی کرتی ہوں کہ کورم پورا نہیں ہے اور چلے جائیں سب۔

<u>جناب مسند نشین</u>: ہاں جی، بی بی! آپ اپنا سوال کریں، سوال نمبر 483، محترمہ ثوبیہ شاہد صاحبہ۔

<u>محترمہ ثوبیہ شاہد</u>: سپیکر صاحب، جو پہلے کوئسچنز تھے وہ میں نے آپ کو یہ کہہ دیا کہ آپ نے، پہلے جو میرے کوئسچنز تھے، وہ تو اس طرح آپ نے اپنی طاقت آزمائی جو آپ کو غریب عوام نے دی ہے، آپ نے اسمبلی کا بزنس ختم کر دیا ہے، اب میں پڑھتی ہوں۔ کیا وزیر معدنیات سر، یہ ٹھیک سے نظر نہیں آرہا ہے، یہ کام نہیں کر رہا ہے جناب سپیکر صاحب، آپ کے Monitor۔۔۔۔

<u>جناب مسند نشین</u>: بی بی! میں پیچ کش لے کر آتا ہوں اور ادھر ٹھیک کرتا ہوں۔

<u>محترمہ ثوبیہ شاہد</u>: کسی کو بھیجوائیں تاکہ اس کو ٹھیک کر دیں۔ جناب سپیکر صاحب، آپ کے یہ Monitors بھی خراب ہیں اور ہمارے پاس Written agenda بھی نہیں ہے، تو کسی کو بھیجوا دیں۔

<u>جناب مسند نشین</u>: بی بی! آپ سپلیمنٹری کریں، Answer تو آپ کے پاس آیا ہوا ہے، سپلیمنٹری اگر کوئی سوال ہے تو وہ کر دیں۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر صاحب، آپ نے جو جواب دیا ہے، تو آپ تو کوئسچن کا جواب نہیں دے سکتے تو پھر سپلیمنٹری کا کیا جواب دیں گے؟ میں تو سوال کرتی ہوں کہ کیا وزیر معدنیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ آیا یہ درست ہے کہ آبادی کے قریب لیز کی الاٹمنٹ قانون کے مطابق نہیں دی جاسکتی۔

جناب مشتاق احمد غنی: جناب سپیکر صاحب، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب مسند نشین: جی مشتاق احمد غنی صاحب۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: محکمہ معدنیات میں لیز کی الاٹمنٹ قانون کے مطابق۔۔۔۔

(قطع کلامیاں)

جناب مشتاق احمد غنی: میں پوائنٹ آف آرڈر پہ ہوں بی بی! ایک منٹ، آپ ہی کے بارے میں پوائنٹ آف آرڈر میں نے اٹھایا ہے کہ آپ Rules کی Violation کر رہی ہیں۔ دیکھیں، اسمبلی کے Rules of Business یہ کہتا ہے کہ جب آپ نے ایک کوئسچن کر دیا، آپ کو Answer مل گیا، Answer is taken as read کہ آپ نے Answer پڑھ لیا، Now, you will come to the supplementary question، تو سپلیمنٹری کا آپ کو جواب دے گا، اگر وہ سارا پڑھیں کہ آپ نے کیا لکھا اور محکمے نے کیا جواب دیا، This is just the wastage of time اور Rules جو ہیں یہ ہمیں Allow نہیں کرتے، ابھی عموماً سپیکر کہتے ہیں Answer is taken as read کہ Answer آپ نے پڑھ لیا، Now, put! اگر کوئی ہے تو آپ سپلیمنٹری کوئسچن کریں۔ دوسری بات میں یہ کہنا چاہتا ہوں جناب سپیکر، کہ ہاؤس کو ریفر کرنے کا ایک طریقہ کار ہے، کوئی بھی کوئسچن ریفر کرنے کے دو ہی طریقے ہیں، تیسرا کوئی بھی نہیں، نمبر ایک، یا تو Concerned Minister کہہ دے کہ جی ریفر کر دیں تو وہ ریفر ہو جاتا ہے، نمبر دو، اگر منسٹر نہیں مان رہا تو پھر You will put it to the House جیسے آپ نے Put کیا اور پھر ووٹنگ ہوتی ہے، یہ دو طریقے ہیں، یہی آئینی طریقہ ہے، Constitutional طریقہ ہے، ہمارے Rules of Business ہے I request to the senior parliamentarian Sobia Shahid is a senior parliamentarian, please اڑے نہ جائیں، بات Rules کے مطابق چلتی جائیں۔ Thank you very much.

جناب مسند نشین: بی بی، یہ ہمارے سینیئر پارلیمنٹرین ہیں اور یہ سپیکر بھی رہ چکے ہیں، تو آپ بھی سینیئر پارلیمنٹرین ہو، تو آپ بھی قانون اور قاعدے کے مطابق اگر چلیں تو مہربانی ہو گی۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر صاحب، میں اس لئے پڑھ رہی ہوں کہ میں نے جو سوال کیا ہے، اس کا جواب مجھے نہیں ملا ہے، اس لئے میں Explain کر رہی ہوں تاکہ ہاؤس بھی سنے اور پورا صوبہ بھی سنے اور ہمارا میڈیا بھی دیکھ لے کہ میں ایک سوال کرتی ہوں، جواب دوسرا ملتا ہے یا مجھے اس کا Answer ہی نہیں ملتا، تو اگر آپ لوگ چاہتے ہیں کہ میں نہ پڑھوں تو پھر میں یہ بتاتی ہوں کہ اس میں مجھے جو میں نے پوچھا ہے وہ جواب ہی نہیں ملا، اگر میں آپ کو یہ بتاؤں کہ بہت سی لیزیں ہیں، میری اپنی لیز ہے جو کہ اس ڈیپارٹمنٹ نے دی ہے آبادی کے اندر، میں یہی بتا

رہی ہوں کہ اس کو کُسچین کو چونکہ آپ لوگوں نے سٹینڈنگ کمیٹیاں بنائی ہیں، اس کو بھیجوادیں تاکہ لوگوں کو پتہ چل جائے کہ ہم بیٹھ جائیں اس کے اوپر اور یہ مجلس شوریٰ میں ہم اس کو ڈسکس نہیں کرنا چاہتے کیونکہ آپ لوگوں کی غلطیاں اس میں ہیں، آپ لوگوں کی کمیاں ہیں تاکہ میں اس کو سٹینڈنگ کمیٹی کے اندر اس کوPoint out کروں کہ یہ یہ غلطیاں ہیں، جتنی بھی لیزیں ہوئی ہیں، میں آپ کو وہ دکھاؤں گی کہ وہ لیزیں آبادی کے اندر دی گئی ہیں، مجھے تو Answer ادھر ملا ہے کہ آبادی کے اندر لیزیں نہیں دے رہے ہیں لیکن میں آپ کو لیزوں کی وہ لسٹ کمیٹی میں لے کر آؤں گی اور ایک ایک جو ہے ڈی جی کو اور سیکرٹری صاحب کو دکھاؤں گی کہ یہ یہ دیکھیں یہ لیزیں ہیں جو آبادی کے اندر دی گئی ہیں یا یہ یہ اس میں غلطیاں ہیں، کمیاں ہیں، اس لئے کنڈی صاحب اس پہ بات کرنا چاہتے ہیں، میں نے تو پہلے آپ کو بتایا کہ ٹھیک ہے میرا جو ٹھیک کو کُسچن تھا جس کاAnswer مجھے جز(ب) میں نہیں ملا تھا، یہ اس لئے میں نے اس کوRead out کیا، اس کو بھی میں اس لئےRead out کر رہی تھی کہ مجھے جواب دے دیا ہے اور یہ جواب اس کے مترادف ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: بی بی، آپ سپلیمنٹری کریں، منسٹر صاحب آپ کو جواب دے دیں گے۔

<u>محترمہ ثوبیہ شاہد</u>: جو حقیقت ہے، اس کے مترادف جواب دیئے ہیں، اس لئے میں بول رہی تھی، مجھے سب کچھ کا پتہ ہے لیکن اگر اس میں کنڈی صاحب بھی سپلیمنٹری بات کرنا چاہتا ہے، یہ 483 پہ تو کنڈی صاحب کریں بات، باقی مجھے منسٹر صاحب نے وہ نہیں دیا جو خود موجود ہے، جنگلات کے تو دوسرا کیا؟

<u>جناب مسند نشین</u>: جناب کنڈی صاحب۔

<u>جناب احمد کنڈی</u>: شکریہ سپیکر صاحب، بڑا وہ کہتے ہیں کہ معلومات طلب سوال ہے ثوبیہ بی بی کا اور بڑا مفصل اس کا جواب دیا ہے، سوال بھی بڑا بہترین ہے کہ آبادی کے قریب جو لیز زدی جاتی ہیں، آپ کو بھی پتہ ہے کہ اس پر سپریم کورٹ میں بھی کرش پلانٹس وغیرہ آبادیوں کے جو نزدیک تھے، اس کے اوپر بڑے سوالات اٹھے تھے، یہ سوال بھی اسی کا ضمنی سوال آپ تصور کر لیں، جو آبادی کے نزدیک ہیں، ثوبیہ بی بی کی معلومات کے مطابق ایبٹ آباد میں کوئی لیز دی گئی ہے، تو میری بھی گزارش یہی ہوگی کہ اگر واقعی وہ شہر کے قریب ہے جو کہ Rules کے خلاف ہے اور Rules میں اس کا کوئی خاص ایک Distance ہوتا ہے جو کہ باقاعدہ Rules میں دیا ہوا ہے، تو پھر تو سٹینڈنگ کمیٹی کو میں بھی یہی کہوں گا کہ اس کو بھیج دیں، وہاں پہ دودھ کا دودھ پانی کا پانی ہو جائے گا اور یہ صوبے کے لئے بہتر ہے، ایک فیصلہ ہو جائے گا Principal جو Rule ہے۔ دوسری بات، جو ہمارے سابق سپیکر ہمارے لئے بڑے قابل احترام ہیں، مشتاق غنی صاحب، انہوں نے Rule کا حوالہ دیا، میں بھی Rule کا حوالہ دینا چاہتا ہوں کہ اگر آپ Rule 45 پڑھ لیں "Mode of asking questions" اس میں کوئی ایسی پابندی نہیں ہے جو مطلب، اگر Answer is taken as read لیکن وہ اپنی Intention بیان کر سکتا ہے، وہ بتا سکتا ہے کہ میرا سوال کرنے کا مقصد کیا تھا؟ اس کے اوپر وہ بات کر سکتا ہے اور بالکل آپ کا اختیار ہے لیکن کچھ اس ہاؤس کا رواج اور ریت ہے اور اس میں اکثر ہمارے جو منسٹر صاحبان ہوتے ہیں، وہ اپنی بھی Oversight کے لئے، اس ہاؤس کی

Oversight کے لئے بہت ساری چیزیں Without asking for voting وہ بھیج دیتے ہیں، ہمیں پتہ ہے آپ کی اکثریت ہے، آپ جس سوال پہ ووٹنگ کریں آپ لوگ جیت جائیں گے، تو پھر تو اسمبلی کو تالا لگانے کے مترادف ہوگا۔ میری گزارش یہ ہے، سوال کرنا Is the oversight and is the prerogative of the Member کہ اس کو Encourage کریں، ہاں کوئی ایسا سوال جس پہ آپ کو بو آئے کہ بھئی یار! یہ کوئی سیاسی Scoring کے لئے ہے تو میرے خیال میں اس کو نہ ہم لاتے ہیں، نہ آپ Encourage کریں اور میں گستاخی کی معافی چاہتا ہوں کہ مجھے سب سے پہلے آپ کو مبارکباد دینی چاہیئے کہ جس منصب پہ آپ بیٹھے ہیں، ہم آپ جیسے Honorable colleague (تالیاں) اس کرسی کی توقیر کو بڑھانے کے لئے، اس ہاؤس کا جو Decorum چل رہا ہے، جس میں سیر حاصل گفتگو ہوتی ہے، جس میں ہمیشہ، جو بھی اس Chair پہ بیٹھا رہا ہے، اس نے حوصلہ افزائی کی ہے اپوزیشن کی کیونکہ سپیکر کی ایک ایسی پوزیشن ہوتی ہے جس کو Parliamentary procedure میں کہا جاتا ہے کہ سپیکر جو ہے وہ اپوزیشن کا ہوتا ہے، تو ثوبیہ بی بی کے جو سوالات ہیں، میرے خیال میں اس کو آپ نے Encourage کرنا چاہیئے، مشتاق غنی صاحب سے بھی میری یہی گزارش ہے اور آفتاب صاحب سے بھی کہ جو سوالات Rules کے مطابق ہیں، کوئی بہتری کے لئے ہیں تو ان کو آپ سٹینڈنگ کمیٹی کو بھیجیں تاکہ آپ کی سٹینڈنگ کمیٹیز میں اچھے اچھے نتائج آئیں، شکریہ۔

<u>جناب مشتاق احمد غنی</u>: ایک Clarification میں دینا چاہتا ہوں، کنڈی صاحب یا ثوبیہ بی بی نے شاید میری بات کو صحیح طور پہ Understand نہیں کیا، میں نے یہ کبھی نہیں کہا کہ اپوزیشن کی بات نہ مانی جائے، میں نے یہ کبھی نہیں کہا کہ ان کی گفتگو کو ردی کی ٹوکری میں ڈال دی جائے اور اس کے اوپر کوئی بات نہ ہو، میں نے صرف یہ کہا ہے کہ Answer is taken as read کہ Save the time of this august House کا مطلب یہ ہے کہ ایک ممبر نے کوسچن کا Answer پڑھ چکا ہے، اب سپلیمنٹری لے کر آئیں کہ جیسے کنڈی صاحب نے کہا کہ بھئی لیزیں شہر کے قریب دی گئیں، ہمیں تو یہ بھی پتہ نہیں کہ لیزیں شہر کے قریب دی گئی ہیں، تو یہ بتائیں گی کہ بھئی میرا سپلیمنٹری یہ ہے کہ لیزیں شہر کے قریب دی ہیں تو ہم بھی سپورٹ کریں گے کہ یہ شہر کے نزدیک ہیں اور ان لیزوں کی اجازت ہی نہیں ہونی چاہیئے، چونکہ جو لوکل کمیونٹی ہے وہ اس سے بہت زیادہ Disturb ہوتی ہے اور اگر ماضی میں کسی وقت بھی دی گئی ہیں تو یہ بالکل غلط کام ہے، تو کنڈی صاحب! میرا کہنے کا صرف یہ مقصد تھا کہ To save the time of this august House بجائے "الف" سے "ی" تک وہ کوسچن کا جواب یا کوسچن بھی اور جواب بھی پڑھا جائے۔ Now, come with supplementary question; the answer is taken is read جیسے آپ نے سپلیمنٹری کر دیا تو اس سے ہمیں کلیئر بھی ہو گیا کہ آپ کیا کہنا چاہتے ہیں اور ہم بھی آپ کو سپورٹ کرتے ہیں۔

<u>جناب احمد کنڈی</u>: مشتاق احمد غنی صاحب ہمارے سابق سپیکر ہیں، مجھ سے زیادہ یہ Rules of Business پہ سمجھتے ہیں لیکن میری بھی ناقص رائے آپ ضرور چونکہ یہ بڑی Debatable بات ہے اور بڑا اچھا ہے جو ہم

It is not کہا Rule 45 کر رہے ہیں، میں نے Quote کو Constitution کر رہے ہیں، Rules quote a supplementary question, should be asked by the Member who has asked That is the starred ہے Starred Question کہنے کا مقصد یہ ہے کہ ان کا a main Question. which is admissible by the Speaker، سپلیمنٹری سوال وہ ہوتا ہے جو اس ممبر کے علاوہ کوئی اور سوال کرے گا، تو ثوبیہ بی بی کو اپنے سوال کی Intensions دینے کا پورا حق ہے، پوری رائے ہے، سپلیمنٹری کوئسچن جو ہو گا وہ کوئی اور ممبر اگر کرنا چاہتا ہے، اسی کے مؤقف کے ساتھ یا اس سوال کے حوالے سے تو It Which is کوئی اور ممبر کرے گا، تو ثوبیہ بی بی سپلیمنٹری کوئسچن نہیں کرے گی، should be very clear Mode of جس میں already very clear in the rules and if you read the rule 45 asking questions لکھا ہوا ہے تو میرے خیال میں سپلیمنٹری کوئسچن کیونکہ یہ بڑا اہم پہلو ہے Rules میں بڑا Clear دیا ہوا ہے کہ سپلیمنٹری کوئسچن دوسرا ممبر کر سکتا ہے نہ کہ وہ ممبر جس نے سوال ٹیبل کیا ہوا ہے۔ تھینک یو۔

<u>جناب مسند نشین</u>: منسٹر صاحب، آپ جواب دے دیں۔

<u>جناب آفتاب عالم آفریدی (وزیر قانون)</u>: **بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔** شکریہ جناب سپیکر، جس طرح سوال کیا گیا اور سوال کا جواب دیا گیا کہ جو Mines and Mineral Act, 2017 ہے، اس کے سیکشن 35 کے مطابق جو Urban area ہے، اس میں پانچ سو میٹر اور Rural area جو دیہی آبادی ہوتی ہے، اس میں تین سو میٹر کا فاصلہ رکھا جاتا ہے Prospecting یا Mining license دینے کے لئے، محترمہ ثوبیہ شاہد صاحبہ نے جو ایک متعلقہ Prospecting license بلکہ Mining license کا حوالہ دیا جو 2007 میں ایوارڈ کیا گیا جناب سپیکر، میں سمجھتا ہوں کہ اگر وہ اس جواب سے مطمئن نہیں ہیں اور یہ ایک اجتماعی معاملہ ضرور ہے، اس میں کافی Anomalies ہوئی ہیں، یہ ہمیں Admit کرنا پڑے گا کہ کافی جگہوں پہ یہ ایشو ضرور ہے کہ آبادیوں سے بالکل نزدیک ہی وہاں پہ Mining یا جو Activities ہوتی رہتی ہیں جس سے آبادی کافی متاثر ہوتی ہے، تو میں سمجھتا ہوں کہ جناب سپیکر، اگر اس کو کمیٹی میں آپ ریفر کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے جی۔

(تالیاں)

<u>جناب مشتاق احمد غنی</u>: میں آپ کی توجہ ایک ایشو کی طرف دلانا چاہتا ہوں، کنڈی صاحب نے Unnecessary debate شروع کر دی ہے، وہ میرے بھائی ہیں، انہوں نے 45 کا حوالہ دیا ہے، 45 میں یہ بات نہیں ہے، یہ 46 میں ہے، میں اسی لئے اس کو لے کر آیا ہوں، 46 یہ کہتا ہے کہ Any Member of the House whether he is from Opposition or from the Treasury Benches سپلیمنٹری کر سکتا

ہے،So ثوبیہ بی بی یا Any Member اگر سپلیمنٹری کرنا چاہتے ہیں تو وہ کر سکتے ہیں، کنڈی صاحب کر سکتے ہیں، میں کر سکتا ہوں، تو میں صرف یہ Clarification دینا چاہتا تھا۔ تھینک یو۔

Mr. Chairman: Is it the desire of the House that the Question No. 483 may be referred to the Standing Committee concerned? Those who are in favour of it may say 'Yes'

تاسو خو Yes نه وایئی نو هسې په ما لیږئ (قہقہے اور تالیاں) بی بی! اوس اووایه کنه Yes خو وایئی نه، او زه دې بې ځایه راایسار کړے یم۔

Those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The 'Ayes' have it. The Question is referred to the Committee concerned.

زه لاړو کمیټۍ ته بی بی، بل سوال دے د بی بی کنه، کوئسچن نمبر 485، مسز ثوبیه شاهد صاحبه۔

* 485 محترمہ ثوبیہ شاہد: کیا وزیر معدنیات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ڈپٹی ڈائریکٹر ٹیکنیکل معدنیات کی آسامی کے لئے انجینئرنگ کی ڈگری ضروری ہوتی ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ایبٹ آباد میں تعنیات ڈپٹی ڈائریکٹر ٹیکنیکل کے ساتھ انجینئرنگ کی ڈگری موجود نہیں ہے؛

(ج) اگر (الف) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو کس قانون کے تحت ڈپٹی ڈائریکٹر کی پوسٹ پر نان ٹیکنیکل آفیسر کو تعنیات کیا گیا ہے، تفصیل فراہم کریں؟

جناب علی امین خان (وزیر اعلیٰ): (الف) جی نہیں، محکمہ معدنیات کے سروس رولز کے مطابق ڈپٹی ڈائریکٹر ٹیکنیکل معدنیات کی آسامی کے لئے انجینئرنگ کی ڈگری نہیں ہوتی ہے۔

(ب) جی، یہ درست ہے کہ ایبٹ آباد میں تعینات ڈپٹی ڈائریکٹر ٹیکنیکل کے ساتھ انجینئرنگ کی ڈگری موجود نہیں ہے۔

(ج) جیسا کہ سوال (الف) کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ محکمہ معدنیات کے سروس رولز کے مطابق ڈپٹی ڈائریکٹر ٹیکنیکل معدنیات کی آسامی کے لئے انجینئرنگ کی ڈگری ضروری نہیں ہوتی ہے، چونکہ ڈپٹی ڈائریکٹر ٹیکنیکل معدنیات (بی پی ایس۔18) کی آسامی پر تعیناتی مندرجہ ذیل گورنمنٹ آف خیبرپختونخوا سروس ریکروٹمنٹ رولز آف ڈائریکٹوریٹ جنرل مائنز اینڈ منرلز 2010 کے مطابق 100% (ایک سو پرسنٹ) پر موشن کے ذریعہ کی جاتی ہے۔

Sub-Rule (2) of Rule 3 of the Civil Servants (APT rule-189)

"By promotion, on the basis of seniority-cum-fitness from amongst the Assistant Directors (Technical) (Mining Engineer)/ Geologist/ Assistant Directors (Royalty), with at least five years service as such"

اس لئے مندرجہ بالاقانون کے تحت ایبٹ آباد میں ڈپٹی ڈائریکٹر کی پوسٹ پر نان ٹیکنیکل آفیسر کی تعنیاتی کی گئی ہے۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: تھینک یو جناب سپیکر صاحب، اس سے میں مطمئن ہوں، واپس لے لیتی ہوں، اگر پھر بولوں گی تو ایسی ہی لڑائی ہو گی بس۔

جناب مسند نشین: تھینک یو، بی بی۔ یہ ملک عدیل اقبال صاحب کا سوال نمبر 471 رہ گیا تھا، یہ دوبارہ لے لیتے ہیں۔ کوسچن نمبر 471، ملک عدیل اقبال صاحب۔

* 471 ملک عدیل اقبال: کیا وزیر معدنیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع ہری پور میں مختلف قسم کی معدنیات کے ذخائر پائے جاتے ہیں؛

(ب) آیا یہ درست ہے کہ ان معدنیات کی لیز من پسند لوگوں کو دی گئی ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) ضلع ہری پور میں کل کتنی قسم کی اور کون کونسی معدنیات پائی جاتی ہیں، موجود معدنیات کے ان ذخائر کی تفصیل 2013 سے تاحال حلقہ وائز اور ان کے محل وقوع کے ساتھ فراہم کی جائے؛

(ii) مذکورہ معدنیات کی لیز کس کس کو دی گئی ہے اور ان کی مالیت کتنی تھی؟ لیز ہولڈرز کی مکمل تفصیل بھی حلقہ وائز فراہم کی جائے؟

جناب علی امین خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ ضلع ہری پور میں مختلف قسم کی معدنیات کے ذخائر پائے جاتے ہیں۔

(ب) محکمہ معدنیات تمام Major minerals کو پہلے آئیں پہلے پائیں کے اصول کے تحت خیبر پختونخوا مائنز اینڈ منرلز ایکٹ 2017 کے سیکشن 23 کے تحت دیئے جاتے ہیں، تاہم مائنز اینڈ منرلز (ریت، بجری) ایک سال کے لئے حکومت کے رجسٹرڈ ٹھیکیداروں کو متعلقہ ڈپٹی کمشنر کے سربراہی میں کھلی نیلامی کے ذریعے دیئے جاتے ہیں۔

(i) ضلع ہری پور میں مختلف قسم کی معدنیات پائی جاتی ہیں۔ جن میں Slate, Shellac, dolomite, Limestone, Kortors, Soapstone, stones، وغیرہ شامل ہیں۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی) ۔

(ii) معدنیات کی لیز مختلف لیز ہولڈرز کو دی گئی ہے جس کی تفصیل اور مالیت کی مکمل تفصیل لف ہے۔ (ایوان کو فراہم کی گئی)۔

ملک عدیل اقبال: جی سپیکر صاحب۔

جناب مسند نشین: کوم ځائے یئی؟

ملک عدیل اقبال: بہت شکریہ جناب سپیکر صاحب، یہ ایک کوئسچن ہے، میں نے کیا تھا اور یہ مائنز ہی کے Regarding ہے، یہ ڈسٹرکٹ ہری پور کی میں نے ان سے ڈیٹیل مانگی تھی، اس میں ایک تو بہت ساری مائنز کا ذکر Missing ہے اور دوسرا اس کے ساتھ میں نے اماؤنٹ کا ذکر کیا تھا اور انہوں نے اس میں اماؤنٹ Mention ہی نہیں کی ہے کہ اس لیز کی کیا Price ہے، کس مالیت میں دی گئی ہے؟ وہ بھی اس میں Mention کیا تھا لیکن انہوں نے اس میں Less lease show کی ہوئی ہے۔ دوسرا، اس کے Regarding کل ایک حادثہ بھی ادھر ہوا ہے ہمارے ڈسٹرکٹ ہری پور بیڑ میں جو مائنز میں وہاں پر جو Blasting وغیرہ کر رہے ہیں جس کی وجہ سے وہاں پہ کل ایک حادثہ بھی ہوا ہے، ایک بندے کی جان بھی گئی ہے جس کی وجہ سے میں چاہتا ہوں کہ یہ والا جو کوئسچن ہے، اس کو آپ کمیٹی میں ریفر کریں تاکہ ہم انہیں بلا کر ان سے پوچھ سکیں کہ یہ وہاں پر کیا کر رہے ہیں؟

جناب مسند نشین: منسٹر صاحب۔

جناب آفتاب عالم آفریدی (وزیر قانون): شکریہ جناب سپیکر، ملک عدیل اقبال، ایم پی اے کی طرف سے جو سوال اٹھایا گیا، میرے خیال میں ان کو تو تسلی بخش جواب دیا گیا ہے اور ذرا، اس کے باوجود۔۔۔۔

جناب مسند نشین: عدیل اقبال صاحب کا مائیک On کر دیں۔

ملک عدیل اقبال: ہمارے علاقے کا اتنا بڑا ایشو بنا ہوا ہے کہ وہاں پہ روڈ سارے Damage ہو رہے ہیں، نہ وہاں پہ کوئی Weight scale لگا ہوا ہے، نہ وہاں پہ کچھ ہو رہا ہے، کل ایک بندے کی جان چلی گئی ہے، نہ وہاں پہ Security measures کو لیا جا رہا ہے، نہ Safety کے Measures لئے جا رہے ہیں، ایک بہت بڑا ایشو بنا ہوا ہے جس کی وجہ سے میں چاہتا ہوں کہ اس کوئسچن کو فوراً بھیج دیں تو آپ کی مہربانی ہو گی۔ شکریہ۔

وزیر قانون: سر، کمیٹی بھیج دیں، اگر ان کو تسلی نہیں ہوئی تو کوئی ایشو نہیں ہے، ٹھیک ہے جی۔

Mr. Chairman: Is it the desire of the House that the Question No. 471 may be referred to the Standing Committee concerned? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

جناب مسند نشین: No پکښې څوک نشته، کمیټۍ ته لاړو جی، بل څه شے دے ؟ ریفر شو کنه، کوم يو پاتې دے ؟ کوئسچن نمبر 484، محترمہ ثوبیہ شاہد صاحبہ، Satisfy

* 484 _ محترمہ ثوبیہ شاہد: کیا وزیر معدنیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ گاؤں دریالہ ایبٹ آباد میں Dolomite کے ذخائر موجود ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بالا گاؤں میں Phosphate کے ذخائر بھی موجود ہیں؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ Phosphate کے ذخائر والی جگہ کو آرڈر نمبر /MDW/AD/PL Dolomite(108)/2017 کے مطابق Dolomite کی لیز دی گئی ہے؛

(د) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ لیز کی نیلامی کے لئے ٹینڈر جاری کرنا لازمی ہوتا ہے؛

(ہ) اگر (الف) تا (د) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) کس قانون کے تحت مذکورہ لیز کو بغیر ٹینڈر / نیلامی کے ٹھیکیدار کو الاٹ کیا گیا؛

(ii) Phosphate کے ذخائر والے علاقے میں Dolomite کی لیز کس قانون کے تحت دی گئی ہے ؛

(iii) مذکورہ لیز میں جو انکوائری رپورٹ آئی، اس پر کیا کارروائی عمل میں لائی گئی ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب علی امین خان (وزیر اعلیٰ): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ گاؤں دریالہ ایبٹ آباد میں Dolomite کے ذخائر موجود ہیں۔

(ب) جی ہاں، یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بالا گاؤں میں Phosphate کے ذخائر موجود ہیں۔

(ج) یہ بھی درست ہے کہ سہیل خان ولد اورنگزیب خان ضلع ایبٹ آباد میں 99.66 ایکڑ پر 11 جنوری 2016 کو پراسپکٹنگ لائسنس کے لئے ٹوکن نمبر 176 کے تحت درخواست دی تھی۔ سروے اور ڈرائنگ برانچ نے فائل نمبر/ MDW/AD/ML-Phosphate(02)/1999 AD/PL Phosphate(04)1996 کے ساتھ اوورلیپنگ رپورٹ کی فائل نمبر /PL- MDW/AD/ Phosphate(112)/2010 کے تحت نیلامی کے لئے مخصوص علاقے کو رپورٹ کرنے میں ناکام رہے۔ اس لئے مذکورہ منرل ٹائٹل فائل نمبر 2017 (100) MDW/AD/PL Phosphate کو غیر ارادی طور پر جاری ہوا جو کہ 25 جنوری 2023 تک Valid مؤثر تھا۔ لیز ہولڈر نے PL کو مائننگ لیز میں تبدیلی کرنے کے لئے درخواست بتاریخ 24 جنوری 2023 کو دی۔ منرل ٹائٹل کمیٹی نے Mineral Titles Committee میٹنگ کو 26 اکتوبر 2023 کو ایجنڈا آئٹم نمبر 78 کے تحت فیصلہ کیا کہ پراسپیکٹنگ لائسنس (Prospecting license) کو منسوخ کر دیا جائے اور نیلامی کے لئے مخصوص Phosphate کے علاقے پر غیر ارادی طور پر جاری ہونے کی وجہ سے پارٹی کی درخواست مسترد کی جائے۔

(د) جی ہاں، وہ علاقے جو نیلامی کیلئے مختص کئے گئے ہوں اس کی نیلامی کیلئے ٹینڈر جاری کرنا لازمی ہوتا ہے۔

(ہ) (i) مذکورہ ایریا غیر ارادی طور پر گرانٹ ہوا تھا جو بعد میں منرل ٹائٹل کمیٹی نے میٹنگ بتاریخ 26 اکتوبر 2023 کے ایجنڈا آئٹم نمبر 78 کے تحت فیصلہ کیا کہ پراسپکٹنگ لائسنس (Prospecting License)) کو منسوخ کر دیا جائے اور نیلامی کے لئے مخصوص فاسفیٹ کے علاقے پر غیر ارادی طور پر جاری ہونے کی وجہ سے پارٹی کی درخواست مسترد کر دی گئی۔

(ii) اس کا جواب پیرا (ج) میں تفصیل سے بیان کی گیا ہے۔

(iii) عرض یہ ہے کہ انکوائری کے جواب میں مجاز اتھارٹی نے اس موضوع کے منرل ٹائٹل کے اجراء میں شامل افسران سے وضاحت طلب کی ہے۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: تھینک یو جناب سپیکر صاحب، اس سے میں Satisfied ہوں۔

Mr. Chairman: Thank you. Madam.

اراکین کی رخصت

جناب مسند نشین: 'Leave applications' : جناب انور زیب خان صاحب، ایم پی اے، تین یوم کے لئے؛ جناب زاہد چن زیب صاحب مشیر، آج کے لئے؛ ارباب محمد وسیم صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب عبدالکریم صاحب، سپیشل اسسٹنٹ، آج کے لئے؛ جناب فضل شکور خان صاحب، وزیر محنت، آج کے لئے؛ جناب ارشد ایوب خان صاحب، وزیر لوکل گورنمنٹ، آج کے لئے؛ جناب اکبر ایوب خان صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب طارق محمود آریانی صاحب، آج کے لئے، جناب محمد ظاہر شاہ، وزیر خوراک، آج کے لئے؛ جناب سید فخر جہان صاحب، وزیر کھیل، آج کے لئے؛ جناب ارشد علی صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے۔

It is the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The leave is granted.

جناب مشتاق احمد غنی: جناب سپیکر، ریزولیوشن پیش کی تھی اسی ایوان کے اندر کوئی چار پانچ مہینے پہلے اور اس میں یہ Unanimously پاس ہوئی تھی، یہ پی ایم ایس کا جو ایک Exam ہوتا ہے، اس کے لئے تھی کہ 2020 میں آخری دفعہ ایڈورٹائزمنٹ لگی اور اس کا ریزلٹ 2024 میں آیا، اس پورے چار سال کی پیریڈ میں کوئی پی ایم ایس کا Exam نہیں ہوا۔ پھر دوسرا یہ کہ پہلے گریجویشن Two years تھی، ابھی اس کو بی ایس کرکے Four years کر دیا ہے، تو اس سے بھی لڑکے Affect کر رہے ہیں، ہمارے اس ایوان کی ریزولیوشن کو بھی ردی کی ٹوکری میں ڈال دیا گیا ہے جس کے اوپر انیس لوگوں کے دستخط ہیں، اس ایوان کے ٹریژری بینچز بھی ہیں اور اپوزیشن بھی ہے، یہ بڑا Genuine مسئلہ ہے، لڑکوں کا مطالبہ یہ ہے کہ ہمیں دو تین سال Age میں Relaxation دے دی جائے۔ ابھی ہوا یہ ہے کہ ڈیپارٹمنٹ نے Requisition کر دی پبلک سروس کمیشن کو، نیو ایکٹ کے لئے، اب ہمارے اس کے اوپر عمل ہی نہیں کیا گیا کہ بھئی ان کو کوئی Relaxation دیتے تو وہ لوگ بھی Apply کر سکتے ہیں، اب وہ تو Apply کر ہی نہیں سکیں گے، نئے لوگ کریں گے، تو اس لئے میری یہ گزارش ہے کہ اس ہاؤس کے وقار کا یہ معاملہ ہے کہ آپ نے اپنی ہی حکومت کو یہ ریزولیوشن پاس کر کے بھیجی ہے جو میرے ہاتھ میں ہے اور اس پہ عمل کوئی نہیں ہوا اور وہ بچے آج بھی ادھر باہر کھڑے ہیں، پھر رہے ہیں، تو انہوں نے مجھے ریکویسٹ کی تو میں یہاں پہ کھڑا ہو گیا ہوں ان کے لئے کہ پہلے بھی ہم نے پیش کی تھی۔ تو میری صرف یہ درخواست ہے کہ جو Requisition establishment نے بھیجی ہے، ان کی Recruitment کے لئے تو اس کو فی الحال روکا جائے اور اس کو پہلے کیبنٹ میں جانا چاہیئے، کیبنٹ اس کے اوپر اپنی Deliberation کر لے تاکہ آپ کو پتہ ہے کہ بلوچستان میں کوئی پتہ نہیں ہے اس کے لئے اڑتیس سال عمر ہے اور ہمارے یہاں تیس سال ہے لیکن چونکہ ان کا قصور نہیں ہے، چار سال پی ایم ایس کا Exam بھی کوئی نہیں ہوا اور پھر اس دوران یہ بی ایس اور بی اے اور ساتھ اور چیزیں بھی آ گئیں، تو اس لئے میری یہ Humble request to the House through you, Sir کہ گورنمنٹ اس کو

Till the decision of Suspendکرے، آپ ایک رولنگ دے دیں کہ نیو ایڈورٹائزمنٹ ابھی نہ کریں this resolutionاور اس کاDecisionکرے گی کیبنٹ، تو ہمارا اسیکرٹری صاحب اس کو کیبنٹ بھیجیں، اس کے بعد پھر اگلی بات ہو گی۔.Thank you very much

جناب مسند نشین: ٹھیک ہے، مشتاق احمد غنی صاحب نے جو بات کی ہے، اگر حکومت کا کوئی نمائندہ اور اس سے Relatedکوئی یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں تو وہ اس کوRespondکریں، کوئی لاء منسٹرRespondکریں۔

جناب امجد علی (معاون خصوصی ہاؤسنگ): شکریہ جناب سپیکر صاحب، جس طرح مشتاق احمد غنی صاحب نے کہا تو اسمبلی سیکرٹریٹ کو چاہیئے کہ وہ اس ریزولیوشن کو کیبنٹ بھیج دے، اگر یہ آج بھیج دیتے ہیں تو کل بھی کیبنٹ میٹنگ ہے، تو ان شاء اللہ اس کو ایڈیشنل ایجنڈے پہ ہم لے لیں گے اور وہاں پہDecisionبھی ہو جائے گا، جتنی بھی ریزولیوشنز اسمبلی سیکرٹریٹ نے بھیجی ہیں، ان سب پہ الحمدللہDecisionہو گیا ہے، تو یہ ایک اچھی بات ہے اور ہم ان شاء اللہ کوشش کریں گے کہ یہ جو ان کوRelaxationہے، یہ ان کو مل جائے لیکن یہ اسمبلی سیکرٹریٹ کو آپInstructionدے دیں کہ یہ جلد از جلد کیبنٹ میں بھیج دے، ٹھیک ہے!

جناب مسند نشین: تھینک یو جی، ٹھیک کہتے ہیں،.Okay

مسئلہ استحقاق

Mr. Chairman: Mr. Jalal Khan, MPA, to please move his privilege motion No. 10, in the House.

جناب جلال خان: جناب سپیکر، تھینک یو۔ ماشاء اللہ آپ کو یہ سیٹ بہتSuitکرتا ہے اور مبارک ہو کہ آپ کا پہلا دن ہے۔ سپیکر صاحب، آج، اجازت مي اغستلے دیے ، سپیکر صاحب، آج ایک پریویلج موشن میںMove کرنا چاہتا ہوں۔ جناب سپیکر، وہ یہ کہ تیمور سلیم، ڈی ایس پی نوشہرہ کو میں نے پرسنل نمبر پرCallکی کہ خیبر پختونخوا اسمبلی میں میرا آفس ہے، آپ سے کچھ ضروری ایشو کو ڈسکس کرنا ہے لیکن وہ نہیں آئے اور مجھ سے کہا کہ آج میری ضروری میٹنگ ہے جس کی وجہ سے میں نہیں آسکتا ہوں، پھر میں نے دوبارہ بار بارCallکی لیکن انہوں نے فون Attendنہیں کیا، پھر میں نے اسمبلی کے سرکاری ٹیلیفون سے فون کیا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ نہ تو میں کسی ایم پی اے کے ماتحت ہوں اور نہ کسی ایم پی اے کو مانتا ہوں اور اسمبلی کے ممبران میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ جناب سپیکر، تیمور سلیم ایک غیر ذمہ دار اور بد اخلاق انسان ہے، جب سے اس نے ضلع نوشہرہ میں چارج لیا ہے، وہاں پر رہزنوں کا راج اورSnatchersبھی بہت زیادہ ہوئے ہیں اور وہ ان کے ساتھ ملا ہوا ہے کیونکہ اس میں ان کی کمائی ہے۔ جناب سپیکر، مذکورہ ڈی ایس پی جہاں بھی رہا ہے وہاں پر پولیس کو بدنام کرنے میں کوئی کسر اس نے نہیں چھوڑی۔ جناب سپیکر، اس کے رویئے سے نہ صرف میرا بلکہ اس پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے، میرے استحقاق کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔ تھینک یو، جناب سپیکر۔

Mr. Chairman: Concerned Minister Law, please.

جناب آفتاب عالم آفریدی (وزیر قانون): جناب سپیکر، ہمیں سب سے زیادہ عزیز جو ہے وہ اپنے منتخب نمائندوں کی عزت ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ سرکاری اہلکاران کی اکثر اوقات ان کی تعیناتی اگر ان کی مطلوبہ خواہش کے مطابق نہ ہو تو کبھی کبھار وہ اس طرح کے Attitude رکھتے ہیں، تو میں سمجھتا ہوں کہ اگر کمیٹی بھیجنا چاہتے ہیں تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے جی۔

Mr. Chairman: The privilege motion No. 10 may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The 'Ayes' have it. The privilege motion is referred to the concerned Committee.

گیلری میں تخت بھائی پریس کلب کے نمائندگان یہاں پر تشریف فرما ہیں تو ہم ان کو اپنے ہاؤس میں خوش آمدید کہتے ہیں۔ (تالیاں) لائق محمد خان صاحب کی بات ہوئی تھی، تو ابھی ٹیوب ویل مرمت کیا گیا ہے اور پانی کی Supply جو ہاسٹل میں ہے وہ بحال ہو گئی ہے، رات سے ابھی تک نو (9) ٹینکرز کے ذریعے ساٹھ ہزار لیٹر سے زیادہ پانی فراہم کیا گیا ہے۔ وائی چې په څه کمرو کښې نلکې کهلاؤ وې نو د هغې د وجې نه اوبه ضائع شوې دی، اوس دغه ټهیک شوے دے ټیوب ویل، نو اوبه به ان شاءالله هاسټل ته پورا شی۔

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Chairman: 'Call Attention Notices': Call attention notice No. 122, Muhammad Usman Khan, MPA, PK-108, to please move his call attention notice No. 122, in the House.

جناب محمد عثمان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ تھینک یو سپیکر صاحب، میں وزیر برائے قانون پارلیمانی امور و انسانی حقوق خیبر پختونخوا کی توجہ ایک اہم مسئلے کی جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ ضلع ٹانک کے تمام لوئر کورٹس بمعہ سیشن کورٹس ضلع ڈیرہ اسماعیل خان منتقل کر دی گئی ہیں جس کی وجہ سے ضلع ٹانک کے عوام میں نہ صرف بے چینی پائی جاتی ہے بلکہ مذکورہ منتقلی کی وجہ سے عوام آئے روز ہڑتالیں اور جلوس بھی نکال رہے ہیں، لہذا حکومت مذکورہ عدالتوں کی واپس ٹانک منتقلی پر نظر ثانی کرے تاکہ وہاں کے عوام کی بے چینی اور تکالیف دور ہو سکے۔

جناب سپیکر صاحب، اصل بات یہ ہے کہ ٹانک میں سیشن کورٹ کے ساتھ ساتھ باقی جتنے بھی ڈیپارٹمنٹس ہیں، آج ان کورٹس کو ٹانک سے ڈی آئی خان جو ستر (70) کلو میٹر دور منتقل کیا گیا ہے تو یہ ٹانک کے عوام کے ساتھ بہت زیادتی ہے، اگر حالات خراب ہیں تو پورے صوبے کے خراب ہیں اور ٹانک میں آج تک کوئی بھی ایسا واقعہ رونما نہیں ہوا، اگر ہوتا بھی ہے تو وہ ٹانک سے ڈی آئی خان جاتے ہوئے راستے میں ہوتا ہے، آج تک ٹانک میں کوئی ایسا واقعہ پیش نہیں آیا، لہذا ہمارے جتنے بھی جج صاحبان ہیں اور باقی ڈیپارٹمنٹس کے جتنے بھی افسران ہیں، ان کو روزانہ کی بنیاد پہ ٹانک سے ڈی آئی خان نہ جایا کریں کیونکہ وہ صبح دس بجے ٹانک آتے ہیں اور چار بجے ٹانک

سے واپس ڈی آئی خان جاتے ہیں تو ان کو سیکیورٹی دینا بھی مشکل ہے، اگر وہ اپنے وہاں پہ بنگلوں میں رہائش اختیار کریں، ان کے بنگلے بھی موجود ہیں، تو ٹانک میں دفاتر بھی آباد ہوں گے، لوگ بھی Facilitate ہوں گے، عوام کو بھی تکلیف نہیں ہوگی اور امن وامان کا ایشو بھی نہیں ہوگا۔ ہم اس پہ وزیر قانون کی توجہ دلانا چاہتے ہیں کہ لوئر کورٹس کے ساتھ ساتھ تمام اگر ڈیپارٹمنٹس کے جتنے بھی افسران ہیں اور ٹانک میں ان کے جو بنگلے موجود ہیں تو ڈی پی او ان کو سیکیورٹی بھی دے گا، اگر وہ اپنے بنگلوں میں رہائش اختیار کریں کہ یہ روزانہ کی بنیاد پہ ٹانک سے ڈی آئی خان اور پھر صبح ڈی آئی خان سے ٹانک یہ آنا جانا بند کریں تو ان شاء اللہ کوئی بھی مسئلہ پیش نہیں آئے گا۔ تھینک یو، سپیکر صاحب۔

<u>جناب مسند نشین</u>: جناب لاء منسٹر صاحب۔

<u>وزیر قانون</u>: شکریہ جناب سپیکر، ہمارے آنریبل ممبر جناب محمد عثمان صاحب کی طرف سے ان کے حلقے ٹانک کے حوالے سے کال اٹینشن پہ بات کی گئی، تو جناب سپیکر، اس میں اس طرح ہے کہ چونکہ امن وامان کی صورتحال صوبے میں بشمول پورے ملک کی آپ کے سامنے ہے اور خاص طور پہ ہمارے جو سدرن ڈسٹرکٹس ہیں، چونکہ وہاں پہ ہمارے ساتھ ہمارے قبائلی اضلاع بھی ہیں اور بارڈر ایریا، ڈیورنڈ لائن بھی نزدیک ہے، تو چونکہ اس حوالے سے ہائیکورٹ کی طرف سے کورٹس کنٹرول ہوتی ہیں، ان کی جو ایڈمنسٹریشن ہے تو ان کی طرف سے فیصلہ کیا گیا کہ ٹانک کی ڈسٹرکٹس کورٹ جو ہیں ان کو ڈی آئی خان منتقل کیا جائے، ان کا Concern بالکل اپنی جگہ بجا ہے لیکن جناب سپیکر، ایک تو اس میں ایک Writ petition بھی ہو چکی ہے KP bar council کی طرف سے جس میں فیڈرل گورنمنٹ اور صوبائی حکومت کو پارٹی بنایا گیا ہے، آج بھی اس کیس میں اس Writ petition میں Hearing تھی اور اس میں Comments جو ہیں وہ طلب کئے گئے ہیں دونوں حکومتوں سے، وفاقی حکومت سے بھی اور صوبائی حکومت سے بھی، تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ کیس چونکہ Sub judice ہے اور ان شاء اللہ مجھے امید ہے کہ دونوں حکومتوں کی طرف سے ہائیکورٹ کو ان شاء اللہ اس بات کا باور کرایا جائے گا کہ جو ہماری عدالتیں ہیں یا ان میں جتنے بھی ہمارے ججز صاحبان ہیں، ان کو Fool proof security فراہم کی جائے گی، تو میں سمجھتا ہوں کہ ان شاء اللہ جو Writ petition ہے، اس کے Disposal تک تھوڑا سا انتظار کیا جائے اور ان شاء اللہ پھر مناسب فیصلہ آجائے گا جی۔

<u>جناب مسند نشین</u>: Okay ji. مخدوم آفتاب حیدر صاحب، آپ اپنا کال اٹینشن نمبر 69 پیش کریں۔

<u>مخدوم زادہ محمد آفتاب حیدر</u>: تھینک یو جناب سپیکر، میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف دلانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ صوبہ خیبر پختونخوا میں NCID Basic Education EEF project کی خواتین ٹیچرز 2005 سے اپنی خدمات سرانجام دے رہی ہیں اور یہ ٹیچرز پرائمری ٹیچرز کے لئے اپنی Professional qualification سے زیادہ Qualified بھی ہیں لیکن نہ تو ان کا کوئی سروس سٹرکچر بنایا گیا ہے اور یہ اس پراجیکٹ میں Over age بھی ہو گئی ہیں، تو اس لئے زیادہ تر کیسز کورٹ میں زیر التواء ہیں۔ دوسرا، ان کی تنخواہیں عرصہ دراز سے پینڈنگ ہیں اور یہ ٹیچرز تنخواہوں سے محروم ہیں۔

جناب مسند نشین: مخدوم صاحب، آپ کسی اور چیز کو پڑھ رہے ہیں، میرے خیال میں دوسرا ہے، یہ آپ دیکھ لیں ذرا، یہ توجہ دلاؤنوٹس نمبر 69 ہے مخدوم زادہ محمد آفتاب حیدر صاحب، میں وزیر برائے محکمہ صحت کی توجہ ایک اہم، یہ والا ہے جی۔

مخدوم زادہ محمد آفتاب حیدر: ٹھیک ہے سر، جناب سپیکر، میں آپ کی توجہ اپنے حلقے میں ایک اہم مسئلے کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ میرے حلقے میں ڈی ایچ کیو ہماڑ پور ہسپتال صوبہ خیبر پختونخوا کی سب سے بڑی گنجان آباد، سب سے زیادہ ریونیو دینے والی تحصیل کا واحد ہسپتال ہے اور یہ ہسپتال ایک بڑی بین الصوبائی شاہراہ پر ایمر جنسی کے لئے بھی دستیاب ہے لیکن بد قسمتی سے اس ہاسپیٹل میں ڈاکٹرز کی شدید کمی ہے، ادویات کی ناپید گی ہے، آپریشن تھیٹر کا فعال نہ ہونا ہے، لیبر روم کا فعال نہ ہونا ہے اور کسی حادثے کی صورت میں یا ایم ایل سی کے موقع پر ایمر جنسی کے لئے سہولت میسر نہیں ہے اور اسی معزز ایوان سے میرے معزز وزیر صحت نے یقین دہانی کرائی تھی کہ میں فوری طور پر ادویات کے لئے ایک ٹرک ڈی ایچ کیو ہماڑ پور کے لئے فراہم کرتا ہوں جو آج تک فراہم نہیں کیا گیا ہے، صوبے کے سرکاری ہسپتالوں میں صحت انصاف کارڈ کی سہولت فراہم کی گئی ہے لیکن میری پوری تحصیل کو اس سے محروم رکھا گیا ہے۔ جناب سپیکر، میرے صوبائی وزیر سے اپیل ہے کہ ڈی ایچ کیو ہماڑ پور کے ان مسائل پہ قابو پانے کے لئے آپ اس کے لئے اقدامات اٹھائیں۔

جناب مسند نشین: جناب ڈاکٹر امجد، منسٹر صاحب۔

جناب امجد علی (معاون خصوصی ہاؤسنگ): شکریہ جناب سپیکر صاحب، جس طرح مخدوم صاحب کا کال اٹینشن نوٹس ہے، تو منسٹر صاحب بیٹھے تھے اور مخدوم صاحب نہیں تھے تو میں نے ان سے یہ ڈسکس کیا تو وہ کہہ رہے تھے کہ میں نے Ensure کرانا ہے کہ اس کے ہسپتال کا اسٹاف وہ بھی ان شاء اللہ اس کو Provide کریں گے، ادویات بھی Provide کریں گے اور اس طرح لیبر روم وغیرہ کا انہوں نے کہا ہے تو کہتا ہے کہ اس نے مجھے اس سے پہلے کہا تھا کہ میں Ensure کراتا ہوں لیکن مخدوم صاحب نہیں تھے، تو میرے خیال میں اس کی کوئی میٹنگ تھی تو وہ چلے گئے۔ دوسری بات انہوں نے صحت کارڈ کی کہی ہے، تو جتنے بھی بڑے بڑے تحصیل ہیڈ کوارٹر (ہسپتال) ہیں تو ان میں صحت کارڈ بعض میں ہے اور بعض میں نہیں ہے تو میرے خیال میں پھر مخدوم صاحب ان کے ساتھ بیٹھ جائیں گے اور ان شاء اللہ یہ ساری Surety وہ دے دیں گے کیونکہ صحت سب کے لئے بہت ضروری ہے اور ہمیں تو اس سلسلے میں ابھی جو میری بات ہوئی تو انہوں نے کہا کہ میں نے ان کو Ensure کرانا ہے کہ یہ ساری Facilities ان کو Provide کی جائیں۔ شکریہ۔

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا مال مویشی کی فلاح و بہبود مجریہ 2024 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Chairman: Item No. 08. The Minister for Livestock, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Animal Welfare Bill, 2024 may be taken into the consideration at once.

جناب فضل حکیم خان یوسفزئی (وزیر لائیوسٹاک، ماہی پروری): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ خیبر پختونخوا جانوروں کی فلاح و بہبود کے مجوزہ بل 2024 کو ایوان میں فی الوقت زیر غور لایا جائے۔

Mr. Chairman: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Animals Welfare Bill, 2024 may be taken into the consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 22 of the Bill: Since, no amendment has been proposed by any honorable Member in the clauses 1 to 22 of the Bill, therefore, the question before the House is that clauses 1 to 22 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 22 stand parts of the Bill, Preamble and Long title also stand part of the Bill.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا مال مویشی کی فلاح و بہبود مجریہ 2024 کا پاس کیا جانا

Mr. Chairman: Item No. 09. The Minister for Livestock, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa Animal Welfare Bill, 2024 may be passed. The Minister for Livestock, please.

جناب فضل حکیم خان یوسفزئی (وزیر لائیوسٹاک، ماہی پروری): شکریہ سپیکر صاحب، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ خیبر پختونخوا جانوروں کی فلاح و بہبود کے مجوزہ بل 2024 کو پاس کیا جائے۔

Mr. Chairman: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Animal Welfare Bill, 2024 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The 'Ayes' have it. The Bill is passed. (Applause) Item No. 10 and 11 are deferred for tomorrow.

الیکشن کمیشن آف پاکستان کی سالانہ رپورٹ برائے سال 2023 کا ایوان میں پیش کیا جانا

Mr. Chairman: The honorable Minister for Law, to please lay the Annual Report of the Election Commission of Pakistan for the Year, 2023 in the House. Minister for Law, please.

Minister for Law: Thank you, Mr. Speaker. I wish to lay the Annual Report of the Election Commission of Pakistan for the Year, 2023, in the House.

Mr. Chairman: It stands laid.

خیبر پختونخوا پبلک سروس کمیشن کی سالانہ رپورٹ برائے سال 2023 کا ایوان میں پیش کیا جانا

Mr. Chairman: Honorable Minister for Law, to please lay the Annual Report of the Khyber Pakhtunkhwa, Public Service Commission, for the Year 2023, in the House. Minister for Law, please.

جناب احمد کنڈی: جناب سپیکر، مجھے رپورٹ کی Hard copy چاہیئے۔
جناب مسند نشین: کنڈی صاحب کو رپورٹ کی کاپی فراہم کی جائے، وہ Hard میں مانگتا ہے، Hard میں دے دیں کنڈی صاحب کو۔
وزیر قانون: سر، ایک پبلک سروس کمیشن ہے اور ایک الیکشن کمیشن ہے۔
جناب مسند نشین: منسٹر صاحب پیش کریں، جی ہاں، الیکشن کمیشن والا۔
وزیر قانون: الیکشن کمیشن یا پبلک سروس کمیشن؟
جناب مسند نشین: پبلک سروس کمیشن جی۔
وزیر قانون: ٹھیک ہے سر، وہ Thirteen پہ ہے۔
I wish to lay the Annual Report of the Khyber Pakhtunkhwa, Public Service Commission for the Year 2023, in the House.
Mr. Chairman: It stands laid.

خیبر پختونخوا ریونیو اتھارٹی کی سالانہ رپورٹ برائے سال 22-2021 کا ایوان میں پیش کیا جانا

Mr. Chairman: The honorable Minister for Law, to please lay the Annual Report of the Khyber Pakhtunkhwa, Revenue Authority for the Year 2021-22, in the House.
Minister for Law: I wish to lay the Annual Report of the Khyber Pakhtunkhwa, Revenue Authority for the year 2021-22, in the House.
Mr. Chairman: It stands laid.
جناب احمد کنڈی: سر، جب بھی رپورٹ Lay ہوتی ہیں، ٹیبل ہوتی ہیں تو اس کے بعد اس کے اوپر باقاعدہ Date رکھی جاتی ہے ڈسکشن کے لئے، پہلے تو ہمیں یہ جو خیبر پختونخوا پبلک سروس کمیشن کی Hard copy ہے وہ بھی Provide کی جائے اور اس سے پہلے ہم نے این ایف سی کی رپورٹ Lay کی تھی، کافی عرصہ اس پہ ہو گیا ہے لیکن کوئی Date اس کے اوپر ڈسکشن کے لئے نہیں رکھی گئی ہے، تو میری آپ سے التجاء ہو گی کہ اس کے اوپر آپ، کیونکہ یہ باقاعدہ Rules میں ہے، جب بھی آپ کوئی رپورٹ ٹیبل کریں گے تو You will have to fix the date for the discussion، تو میری آپ سے گزارش ہو گی کہ NFC biannual report جو ہے وہ بڑی Important ہے اور وہ کئی مہینے پہلے آفتاب صاحب نے Lay کی تھی، ٹیبل کی تھی اور اس کے اوپر ڈسکشن ہونی چاہیئے۔ شکریہ۔
جناب مسند نشین: میں اسمبلی سیکرٹریٹ کو ہدایت دیتا ہوں کہ کنڈی صاحب نے جو بات بتائی، تو جو بھی رپورٹس ہیں، ان پر ڈسکشن کے لئے مختلف Dates کا پروگرام بنائیں تاکہ یہاں اسمبلی میں اس پر سیر حاصل تبصرہ ہو اور بحث ہو، مہربانی۔ جی شفیع اللہ جان، ایم پی اے صاحب۔
جناب شفیع اللہ جان: شکریہ جناب سپیکر، اس وقت جو ملک میں حالات ہیں، اس کی ایک تازہ مثال ابھی ہائی کورٹ نے بشریٰ بی بی کی ضمانت منظور کر لی ہے لیکن اس ملک کے جو چلانے والے ہیں، شاید ان کی مرضی نہیں ہے، اس

وقت جب ہائی کورٹ سے فیصلہ آیا کہ بشریٰ بی بی کی ضمانت منظور ہو گئی ہے تو ہمارے وکلاء اس وقت کورٹ میں موجود ہیں اور جب اس فیصلے کے بعد ہمارے وکلاء ایف آئی اے کے ججز کے پاس گئے تو ایف آئی اے کے دونوں ججز غائب ہو گئے اور ہمیں یہ بتایا گیا کہ ایک جج جس کی طبیعت خراب ہو گئی، وہ گھر چلے گئے اور دوسرا جج کسی فاتحہ پہ چلے گئے ہیں، اس کے بعد پارٹی وکلاء جو ڈیوٹی پہ موجود جج تھے، ان کے پاس گئے اور ان سے Sign کرنے کا کہا تو وہ بھی غائب ہو گئے، جب تینوں ججز غائب ہوئے تو پارٹی وکلاء چوتھے West judge کے پاس گئے جو West Session Judge ہوتا ہے ان کی یہ ڈیوٹی ہوتی ہے لیکن انہوں نے مچلکوں پہ رہائی پہ Sign کرنے سے انکار کر دیا، اب یہ ہمیں کیا پیغام دیا جا رہا ہے کہ اس ملک میں نہ عدالتیں آزاد ہیں، نہ یہ ملک قانون اور آئین کے مطابق چلے گا، یہ ملک اگر چلے گا تو ان ریاستی اداروں کے مشران کی مرضی سے چلے گا جس کی جنگ ہم لڑ رہے ہیں Civil supremacy کے لئے، تو ان شاء اللہ ہمارے جج صبح دوبارہ پیش ہوں گے، ہم قانون اور آئین کے مطابق چلنا چاہتے ہیں، ہمیں مجبور نہ کیا جائے کہ ہم وہ راستہ اپنا لیں کہ جو راستہ جنگ کی طرف جاتا ہو، تو یہ جنگ ہمارے اوپر مسلط کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے، اگر یہ جنگ ہمارے اوپر مسلط کریں گے تو اس بار ہم جنگ لڑیں گے، ہم لڑیں گے، اس بار یہ جنگ (تالیاں) آٹھ سو کنٹینرز انہوں نے لگائے تھے، رینجرز کو انہوں نے طلب کیا تھا اور باقی اداروں کی فورسز بھی موجود تھیں، جب قافلہ KP سے جا رہا تھا ڈی چوک، تو میں ان کو چیلنج دیتا ہوں کہ اس بار آپ ٹینک بھی لے کر آئیں، ایف-16 جہاز بھی لے کر آئیں، ہم ڈی چوک میں بھی پہنچیں گے اور اپنے وزیر اعظم کو اڈیالہ جیل سے رہا کر کے وزیر اعظم کے تخت پر بھی بٹھائیں گے اس بار، (تالیاں) اب وہ گڈی گڈی کھیل ختم ہوا۔ جناب سپیکر، اب ہمیں مجبور کیا جا رہا ہے، جب ہم آگے بڑھتے ہیں، جہاں KP کی حدود ختم ہوتی ہے، وہاں پہ خندقیں کھود دی جاتی ہیں، وہاں پہ کنٹینرز کھڑے کر دیئے جاتے ہیں اور اس دن سے ڈریں کہ جب ہم اپنے ایریا میں خندقیں کھودیں، کنٹینرز کھڑے کریں اور ہم آپ کو کہیں کہ آپ نے ادھر نہیں آنا، اس دن سے ڈریں، ہم ہر چیز قانون اور آئین کے مطابق کرنا چاہتے ہیں لیکن ہمیں بار بار یہ پیغام دیا جا رہا ہے کہ یہ ملک ان کی مرضی کے مطابق چلے گا لیکن یہ ملک اڈیالہ میں بند اس قیدی کے Supervision کے مطابق چلے گا، جو اس وقت کروڑوں عوام کے دلوں کی دھڑکن ہے اور وہ اس کے ساتھ دھڑکتے ہیں، یہ جو جو کارروائی پچھلی رات کو ڈالی گئی ہے، اب دوسرا یہ مذاق بن گیا ہے کہ جب بھی یہ کارروائی ڈالتے ہیں، رات کی تاریکی میں ڈالتے ہیں اور رات کی تاریکی میں صرف ڈکیتی ہوتی ہے، ہماری گورنمنٹ ختم کی گئی نو (9) اپریل کی رات کو، رات کی تاریکی میں ختم کی گئی، جو بھی کارروائی انہوں نے ڈالنی ہوتی ہے، رات کی تاریکی میں ڈالتے ہیں۔ چھبیسویں امنڈمنٹ ہوئی اس ملک کی جمہوریت پہ شب خون مارا گیا جناب سپیکر، آپ پوری دنیا کی تاریخ اٹھائیں کہ کس ملک میں ایسا ہوتا ہے کہ کسی ملک کی بھی جو جوڈیشری وہاں کی حکومت منتخب کرے گی، مطلب یہ بات تو ایسی ہوئی بڑی سادہ سی کہ میں ایک کیس کرتا ہوں کہ مجھ پہ پرچہ کاٹ دیا جاتا ہے، جب مجھے پولیس گرفتار کر کے لے جاتی ہے اور میں پھر اپنی مرضی کا ایس ایچ او لگاتا ہوں اس Investigation کے لئے، جب میں اپنی مرضی کا Investigation کے لئے ایس ایچ او لے کر آتا ہوں تو وہ

خاک انصاف کرے گا؟ تو حکومت اب جو بھی کرے وہ اپنے ججز لگائے گی، اور تو کیا، وہ جج جو حکومت کا لگایا ہو گا وہ خاک انصاف کرے گا؟ کہ حکومت کی جو بھی بے ضابطگیاں ہوں گی اور چھبیسویں امنڈمنٹ میں مجھے بڑے افسوس کے ساتھ یہ بات کہنا پڑ رہی ہے کہ سینیٹ میں ایک بندہ اٹھتا ہے، جس نے صرف سینیٹ کی سیٹ کے لئے اپنا ڈومیسائل چینج کیا ہے، اس کی ایک Legacy تھی، سو سالہ، باچا خان کی ایک Legacy تھی، لیڈر تھے، ہم سب مانتے ہیں، انہوں نے اپنے آباؤاجداد کی جو عزت تھی وہ خاک میں ملا دی، صرف ایک سینیٹ کی سیٹ کے لئے اس نے KP کا ڈومیسائل چینج کر کے بلوچستان کا ڈومیسائل بنایا اور اس کے اوپر کچھ دن پہلے تک وہ اینٹی اسٹیبلشمنٹ کا بیانیہ جو تھا وہ بنا رہا تھا، فوج کے خلاف بات کر رہا تھا، ہم یہ نہیں کہتے کہ فوج کے خلاف بات کریں، اپنے اداروں کے ساتھ کھڑے ہوں، اچھی بات ہے لیکن اچانک ایسا کیا ہوا کہ راتوں رات اس نے اپنی قیمت لگائی اور پھر وہ شخص اٹھ کر بانی پی ٹی آئی کا نام لیتا ہے، اس کے منہ سے بانی پی ٹی آئی کا نام لینا بھی اچھا نہیں لگتا، یہ وہ بندہ ہے جس کو عمران خان نے اپنے گھر میں گھس کر مارا ہے۔ (تالیاں) اپنے گھر میں اس کو الیکشن میں ہرایا ہے اور میں ابھی بھی کہتا ہوں کہ آئیں میدان میں مقابلہ کریں، وہ پشتو میں کہتے ہیں کہ راشه میدانی شه چې پته د اولګی۔ (تالیاں) اور آپ کے مقابلے میں ہم تحریک انصاف کا ایک ادنیٰ ورکر کھڑا کر دیں گے، آپ کی اوقات کونسلر بننے کی بھی نہیں ہے، آپ نے ڈومیسائل چینج کر کے بلوچستان سے سینیٹر بنے، جس نے بنایا، سب کو پتہ ہے، پھر آپ نے ایک بیانیہ بنایا اینٹی اسٹیبلشمنٹ والا، راتوں رات اپنی قیمت لگائی اور ہمیں پتہ ہے کہ آپ نے کتنے پیسے لے کر چھبیسویں امنڈمنٹ میں اپنے آپ کو کتنے میں بیچا، ہمیں سب پتہ ہے، یہ سب کو پتہ ہے۔ (تالیاں) نثار صاحب ہمارے Colleague نہیں ہیں اور روز اٹھتے ہیں، حکومت پہ تنقید کرتے ہیں، وہ خود کہتے ہیں کہ ہمارا اینٹی اسٹیبلشمنٹ کا بیانیہ تھا اور اس اینٹی اسٹیبلشمنٹ بیانیئے کی وجہ سے وہ یہاں پہ آئے، ان کی پارٹی اسٹیبلشمنٹ کی گود میں بیٹھ گئی، یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے اسی ہزار پختونوں کو بیچا، اسی (80) ہزار ہماری شہادتیں ان لوگوں کی وجہ سے ہوئیں، ان کے والد اسفندیار ولی صاحب کھڑے ہوتے تھے اور وہ یہ کہتے تھے کہ میں نیشنل ایکشن پلان کو بھی سپورٹ کرتا ہوں اور جو ملٹری آپریشن پختونوں پہ ہو رہا ہے، میں اس کو بھی سپورٹ کرتا ہوں، ان کی وجہ سے ہم نے اسی (80) ہزار شہادتیں دیں، پختونوں کا خون انہوں نے بیچا، اپنے Businesses empire کھڑے کئے، پختونوں کے خون پہ آج یہ پختونوں کے لیڈر بنے ہوئے ہیں، میں اس Floor سے ان کو Warn کر رہا ہوں کہ آپ کو قوم جس نام سے یاد کرتی ہے، وہ نام نہیں لیں گے، ہماری تربیت ایسی نہیں ہوئی، ہم آپ کو Warn کر رہے ہیں کہ اپنے منہ کو سنبھالیں، آپ نے اگر آئندہ عمران خان کے خلاف یا اس صوبے کے چیف ایگزیکٹیو کے خلاف بات کی تو پھر ہم Floor پہ وہ باتیں کریں گے جس کو آپ سن نہیں پائیں گے۔ جناب سپیکر، آخر میں میں اپنی پارٹی کے متعلق بات کرنا چاہوں گا کہ ہم اس وقت Defining moment پہ کھڑے ہیں، ہم سب جو یہاں پہ آئے ہیں، وہ صرف اور صرف عمران خان کی وجہ سے آئے ہیں، نہ یہاں میرا کوئی ذاتی ووٹ ہے، نہ یہاں پہ بیٹھے ترانوے (93) لوگوں کا کوئی ذاتی ووٹ ہے، اگر کسی کی یہ خام خیالی ہے کہ یہ اس کا ذاتی ووٹ ہے تو پھر آئے اور تحریک انصاف کے کسی ورکر

کا مقابلہ کرے۔ اب پارٹی لیڈر شپ کو بھی یہ پیغام اس Floor سے دے رہا ہوں کہ آپ Final call کریں آر ہو یا پار اس بار، کیونکہ ورکرز یہ چاہ رہے ہیں، ہمیں انہوں نے ووٹ خان صاحب کی رہائی کے لئے دیا تھا، اس دن جب خان صاحب سے کوئی ملاقات نہیں ہو رہی تھی اور اس Floor پہ بلز پاس ہو رہے تھے تو وہ کسی کو بھی پسند نہیں آ رہے تھے، میں نے Floor مانگا لیکن مجھے نہیں دیا گیا، خان صاحب کے علاوہ کوئی بھی چیز زیادہ اہمیت کی نہیں ہے، نہ کسی چیز کے بلز پاس ہوتے رہیں گے، وہ جی ہمارے چیئرمین صاحب انتہائی مؤدب انتہائی احترام کے ساتھ وہ پریس کانفرنس کرتے ہیں کہ جی پانچ دن سے Cell کی بجلی بند ہے، کسی سے ملنے نہیں دیا جا رہا، وہ یہ پیغام تو دے دیتے ہیں، پر یہ نہیں کہتے کہ ہم نے آگے کیا کرنا ہے؟ میں اپنی لیڈر شپ کو یہ پیغام دے رہا ہوں یہاں اس Floor سے کہ اس بار کی جو Call ہوگی وہ Final call ہوگی، آپ نے جب بھی Call دینی ہے تو ذہن میں یہ چیز بٹھا لیں کہ یہ Final call ہوگی اور ان شاء اللہ لاکھوں لوگ KP سے ڈی چوک اسلام آباد یا اڈیالہ Move کریں گے، ہمیں اس وقت سب سے زیادہ جس چیز کی ضرورت ہے وہ خان صاحب کی رہائی کی ضرورت ہے، یہ ملک پاکستان اور عمران خان لازم و ملزوم ہو چکے ہیں، ان کی رہائی کے بغیر نہ اس ملک میں استحکام آ سکتا ہے، نہ ترقی ہو سکتی ہے، نہ امن آ سکتا ہے کیونکہ استحکام اور ترقی کی چابی اڈیالہ میں بند قیدی کی جیب میں پڑی ہے۔ تو جناب سپیکر، آخر میں آپ کا شکریہ Floor دینے کے لئے اور چھبیسویں امنڈمنٹ جو میں نے پہلے کہا کہ وہ ان کے گلے کا ہار بنے گا ان شاء اللہ کیونکہ آنے والا دور تحریک انصاف کا ہے اور عمران خان نے اس ملک کا وزیر اعظم بننا ہی ہے اور یہ جو امنڈمنٹ انہوں نے رات کی تاریکی میں کی ہے یہی امنڈمنٹ ان کے گلے کا ہار بنے گی ان شاء اللہ اور ہمیں امید ہے کہ اس امنڈمنٹ کے بعد اب یہ جوڈیشری بھی آزاد نہیں رہی، ہمیں امید ہے کہ آنے والا جو دور ہے وہ تحریک انصاف کا ہوگا اور جنہوں نے رات کی تاریکی میں آئین پہ، جمہوریت پہ شب خون مارا، ان کا احتساب ہم کر کے رہیں گے۔ بہت شکریہ آپ کا۔

(تالیاں)

The Chairman: The sitting is adjourned till 03:00 P.M., Thursday, 24th October, 2024.

(اجلاس بروز جمعرات مورخہ 24 اکتوبر 2024 بعد از دوپہر تین بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)